کتاب الشیعه



مولف:۔ فخر الاسلام سید رضا امام رضوی (ضرغام اترولوی)

کتاب الشیعه
مولف:۔ فخر الاسلام سید رضا امام رضوی (ضرغام اترولوی)

عباسؑ بک ایجنسی کی اردو مطبوعات

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب (قسم اول جلی حروف رنگین) ۱۴۰/=
صحیفۂ کاملہ (جلی حروف) مترجمہ مولانا محمد ہارون صاحب زنگی پوری ۷۵/=
وظائف الابرار (جلی حروف) مولانا فرمان علی صاحب ۵۵/=
استعاذہ دستغیب شیرازی ۴۰/=
توبہ " " " ۱۸/=
تربیت اولاد مولانا جان علی شاہ کاظمی ۲۵/=
اولین موذن اسلام حضرت بلال سعید عین آبادی ۵/=
جناب فضہ راحت حسین ناصری ۷/=
مجالس عظیم مولانا سید کلب عابد صاحب ۲۵/=
سیرت امیر المومنین (جلد اول) صفحات ۷۲۰ ۱۲۰/=
سیرت امیر المومنین (جلد دوم) صفحات ۳۶۸ ۷۵/=
حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت فروغ کاظمی ۴۵/=
الخلفاء (حصہ اول و دوم) " " ۱۰۰/=
تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار شیخ صدوق علیہ الرحمہ ۵۰/=
تفسیر کربلا فروغ کاظمی ۷۰/=
عرفان امامت (حالات امام زمانہ) ظفر عباس کشمیری ۷۰/=
آل محمد کا دیوانہ بہلول دانا سیدہ عابدہ نرجس ۲۰/=
درگاہ حضرت عباسؑ تاریخ کی روشنی میں مرتبہ حسن لکھنوی ۲۵/=
البیان (تفسیر سورۂ حمد) سید ابو القاسم الخوئی ۳۰/=
حیات القلوب (تین جلدیں) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مکمل سیٹ ۵۰۰/=
آدم اور علیؑ سید محمود گیلانی (سابق اہل حدیث) ۸/=
انبیاء " " " " ۱۲/=
اہل ذکر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی ۷۰/=
انتقام خونیں یا خروج مختار سید محمد علی انجای ۱۰/=
انسان معاصر اور قرآن علامہ طالب جوہری ۶۰/=
حقیقت دین (مجموعہ مجالس، کراچی) مولانا کلب صادق مجلد ۸۰/=
خاندان رسالت (مجموعہ مجالس، بمبئی) مولانا مرزا محمد اطہر ۸۰/=
اسلام کا نظام خانوادگی مولانا سعید اختر صاحب ۳۰/=

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب (قسم دوم جلی حروف سادہ) ۱۲۰/=
صرف ایک راستہ عبد الکریم مشتاق (پاکستان) ۷۰/=
حقائق القرآن امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۴۰/=
وظائف القرآن (آرٹ پیپر رنگین) ۳۵/=
علوم القرآن مولانا سید محمد ہارون صاحب ۳۰/=
قرآن اور سائنس مولانا سید کلب صادق صاحب ۴۰/=
قرآن اور جدید سائنس مورس بوکائی ۳۰/=
امامیہ نماز با تصویر ۲۵/=
اسلام اور جنسیات ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی ۳۰/=
کائنات روش مراثی باقر علی خاں روش لکھنوی ۲۰/=
اسلام اور عزاداری (مجموعہ مجالس کراچی) طاہر جرولی صاحب ۲۵/=
منازل آخرہ (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟) شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ ۳۰/=
اٹھو! خون حسینؑ کا انتقام لو سیدہ عابدہ نرجس ۳۵/=
مولا علیؑ کوثر نیازی (پاکستان) و سید کلب صادق صاحب ۴۰/=
خطبات حضرت زینبؑ علامہ ابن حسن نجفی ۲۰/=
گناہان کبیرہ (مکمل سیٹ دو جلدوں میں) دستغیب شیرازی ۳۰۰/=
قلب سلیم (اول، دوم و سوم مکمل سیٹ ایک جلد) " " ۱۲۵/=
خطبات نماز جمعہ مولانا سید کلب صادق، مرتبہ سید علی عباس ۷۰/=
حیات بعد از موت الحاج امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۳۵/=
مجالس اجتہادی علامہ نصیر اجتہادی (پاکستان) ۴۵/=
معجزہ اور قرآن (مجموعہ مجالس) ضمیر اختر نقوی (پاکستان) ۱۰۰/=
بحار الانوار (جلد ۲/۱، حالات امام حسینؑ و واقعات کربلا) علامہ مجلسیؒ زیر طبع
تفسیر اسلام (ابتدائے آفرینش سے ظہور امام تک کے مصدقہ و مکمل حالات) فروغ کاظمی ۲۵۰/=
فتنۂ وہابیت (وہابیت کی مفصل و مکمل تاریخ) " " ۷۰/=
الامام (بجواب المرتضیٰ) مولانا ادیب الہندی صاحب ۵۰/=
روحوں کا سفر آقائے سید حسن نجفی، قوچانی ۲۰/=
تعقیبات نماز (بڑی سائز) مع دعائے عہد وغیرہ ۲۵/=
زاد آخرت (منتخب تعقیبات) ۱۰/=

کتاب الشیعہ

مؤلف

فخر الاسلام جناب مولانا سید رضا امام رضوی قمی

ضرغام اترولوی صاحب قبلہ وکعبہ

مقیم حال حوزۂ علمیہ قم۔ اسلامی جمہوریہ ایران

ناشر

المہدی آرگنائزیشن

جین پور ضلع اعظم گڑھ

یوپی ہندوستان

تفصیل کتاب

کتاب کا نام	کتاب الشیعہ
مؤلف	جناب مولانا سید رضا امام رضوی قمی
کمپیوٹر کمپوزنگ	شعیب عالم ندوی سیفی کمپیوٹرس عارف آشیانہ چوک لکھنؤ فون: 265134
سنہ طباعت	ستمبر ۹۹ء
تعداد	ایک ہزار
سرورق	عباس حسنین صاحب
مطبوعہ	اے پی سی آفسٹ پرنٹرس دہلی
زیر اہتمام	عباس بک ایجنسی رستم نگر لکھنؤ
ناشر	المهدی آرگنائزیشن
ہدیہ	بارہ روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباس لکھنؤ

فون: 260756,269598

فیکس: 260923 (0522)

۲۔ ڈاکٹر الحاج سید قاسم رضوی صاحب

۲۵ بنی بہار کالونی بالا گنج لکھنؤ۔

فون: 248088

انتساب

یہ کتاب

معصومہ دو عالم

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

کے

نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از عالی جناب محترم ومکرم مولانا السید محمد شاکر صاحب قبلہ نقوی جامعہ ناظمیہ لکھنؤ۔

علمی دنیا میں کون ذی علم ایسا ہے جو حجۃ الاسلام والمسلمین قدرۃ المحققین مولانا سید علی صاحب قبلہ ممتد العصر گوپالپوری طاب ثراہ مصنف فرقہ ناجیہ سے واقف نہ ہو۔ ہمارے محترم حجۃ الاسلام مولانا سید رضا امام صاحب رضوی اترولوی (نزیل قم ایران) انہیں فقیہ العصر شخصیت کے ذی شرف نواسے ہیں۔

زیر نظر کتاب آپ کی تازہ علمی و تحقیقی پیشکش ہے۔ میں تقریظ نویسی کے تقاضوں سے نابلد وناواقف ہوتے ہوئے موصوف کی پر خلوص خواہش تقریظ کو رد نہ کر سکا۔ اور اپنی کم مائیگی اور بے وزنی کے احساس کے باوجود اس اہم ذمہ داری کو قبول کرلیا۔ دراصل میرا شعور محترم موصوف کی سادہ مزاج طالب علمانہ واقفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ میں اس کو موصوف کی مبالغہ آمیز سادگی ہی کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے عمامہ کو اپنے عمومی لباس میں شامل نہیں فرمایا۔ بہر حال مولٰنا موصوف کے ذوق تحقیق اور جستجو نے مقتضیات زمانہ کا یہ ثمرہ خوش آیند ہے جو کتاب الشیعہ کی شکل وصورت میں ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ضرورت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ میں اس فکرپارے کو حرف بحرف دیکھتا ابھی ایک ہفتہ سے زاید عرصہ وطن کی مشغولیات کی نذر ہوگیا۔ لکھنؤ واپس آنے پر معلوم ہوا۔ کتاب کئی دن سے آئی ہوئی ہے۔ اور فی الفور طباعت کے لئے جانے والی ہے اس عاجلانہ افتاد کا فطری نتیجہ یہی بر آمد ہو سکا کہ میں مطالعہ کا حق ادا نہ کر سکا پھر بھی جس قدر دیکھا

اور جو کچھ پایا اچھا پایا۔ ایرانی لب ولہجہ کی چھاپ الفاظ میں کہیں کہیں موجود ہوتے ہوئے بھی مفہوم ومعنی پر غلط اثر انداز نہیں ہوئی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب بھوک شباب پر ہوتی ہے۔ تو کھانے میں مصنوعی تکلفات کو برداشت نہیں کرتی چنانچہ سردست وقت کی مانگ یہ تھی کہ شیعیت کے خلاف زہریلے پروپگنڈے کا تدارک کیاجائے یہ کام مناظرہ۔ کے ذریعہ ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا مولنٰا موصوف نے مدافعانہ انداز سے وقت کی اس ضرورت کو پورا فرمایااور ماشاءاللہ قل ودل کو پیش نظر رکھتے ہوئے شیعیت کے اہم گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے غلط اور گمراہ کن پروپگنڈے کا ٹھنڈے قلم سے جواب دیااہل نظر فہرست کے عناوین سے کتاب کی اہمیت کاخود ہی اندازہ لگاسکتے ہیں کہ اس کتاب کا شیعہ کے پاس ہونا کتنا ضروری ہے۔

بہر حال مولنٰا موصوف اپنی پہلی اور کامیاب کوشش پر لائق مبارکباد ہیں۔

دعا ہے کہ زندگی بھر اس جیسے بلکہ اس سے زیادہ وسیع اور اہم دینی خدمات سے قوم کو مستفیض فرماتے رہیں۔ آمین

فقط

خادم الطلباء

سید محمد شاکر نقوی

ممتاز الافاضل امروہوی

۲۱رجون ۱۹۹۹ء

عرض مؤلف

حمد وثنا ہے اس واجب الوجود کے لئے جس کا وجود کسی ممکن الوجود کا محتاج نہیں بلکہ تمام موجودات خود اس کی ہمہ وقت محتاج ہیں اور ہزاروں درود وسلام پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ پر و دیگر ائمہ معصومین پر خصوصاً حضرت ولی عصر عجل اللہ پر جن کے وجود کی برکت سے کائنات قائم ودائم ہے۔

امابعد! یہ چند صفحات کا مختصر مجموعہ جو قارئین محترم کے زیر نظر ہے۔ حقیر سراپا تقصیر کی پہلی کاوش ہے۔ دراصل مجھے یہ کتاب تالیف کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ جب پہلی بار میں ایران سے ہندوستان آیا تواکثر نوجوانوں سے میری ملاقات ہوئی درمیان گفتگو انہوں نے مجھ سے کہا۔ مولانا ہم لوگ مذہب شیعہ اثناعشری کے ماننے والے ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے بعض حضرات اپنے عدیم الفرصتی کی بنا پر مطالعہ نہ کرنے کی وجہ سے بعض عقائد سے ناآشنا ہیں چونکہ جو بھی کتابیں علماء کرام نے تصنیف وتالیف کی ہیں۔ وہ عربی فارسی زبانوں میں ہیں اور بہت ضخیم ہے جن کا مطالعہ زبان کی ناآشنائی اور اس مصروف حالات میں ناممکن ہے۔ اس لئے ایک مختصر کتاب تالیف ہو جو مفید عام ہو۔

لہٰذا میں نے ایران جانے کے بعد بہ توفیق خالق کائنات اس کا ارادہ کیا ایک مختصر کتاب بنام "کتاب الشیعہ" تالیف کی جائے جس میں شیعوں کا مختصر تعارف اور عقائد امامیہ کی اہم بحثیں کم وبیش ذکر کی جائی۔ اس کتاب

میں اس بات کا خاص طور پر خیال کیا ہے کہ کتاب کی زبان آسان اور عام فہم ہو تا کہ ہر شخص بغیر زحمت کے مستفید ہو سکے۔ اور اپنے عقائد سے آگاہ ہو سکے۔ ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ یہ تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں غلطی کا ہونا قابل تعجب نہیں بلکہ نہ ہونا قابل تعجب ہے کیوں کہ انسان خطاؤں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا دوران مطالعہ اگر کسی قسم کی کمی بیشی محسوس ہو تو دامن عفو میں جگہ دیں۔ اس کتاب کو ہم نے کتاب خانہ فاطمہ معصومہؑ قم کتاب خانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی قمی و کتاب خانہ مدرسہ مومنیہ قم سے استفادہ کرتے ہوئے تکمیل کیا۔

امید ہے کہ انشاءاللہ قارئین محترم اس کتاب وقت سے مطالعہ کر کے حقیقی معارف اسلامی سے بہرہ مند ہوتے رہیں گے خدایا اس ناچیز تحفہ کو بطفیل ولی عصرؑ قبول فرما اور ان کے اعوان وانصار میں شمار فرما۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

والسلام

خادم الشریعہ المطہرہ

سید رضا امام رضوی قمی ضرغام اترولوی

مقیم حوزۂ علمیہ قم۔ ایران

لفظ شیعہ کے لغوی معنی:۔

۱۔ مفردات میں مرحوم راغب اصفہانی شیعہ کا معنی یوں تحریر فرماتے ہیں:
يقال شيعة قال (وان من شيعته لابراهيم هذا من شيعته....الخ) (مفردات راغب ص۲۷۱)

ترجمہ:۔

۲۔ القاموس الفارسیہ میں ڈاکٹر عبدالنعیم حسینی نے شیعہ کا معنی یوں مرقوم کیا ہے۔ شیعہ: یعنی اتباع، اصحاب، شیعہ علی علیہ السلام۔ (القاموس الفارسیہ ص۴۲۹)

۳۔ القاموس میں وحید الزمان نے شیعہ کا معنی یوں تحریر کیا ہے۔ شیعہ: یعنی فرقہ، گروہ، جماعت۔ (القاموس ص۴۹۲)

۴۔ فرہنگ جامع میں شیعہ کا معنی یوں تحریر ہے۔ شیعہ: یعنی الفرقہ، بالخصوص از مسلمین کہ علی علیہ السلام را خلیفہ بلا فصل پیغمبرؐ می دانند۔ (فرہنگ جامع ص ۷۷۷)

۵۔ فرہنگ نوین میں سید مصطفےٰ طباطبائی نے شیعہ کا معنی یوں قلم بند کیا ہے۔ شیعہ: یعنی طائفہ، فرقہ، كل من تولىٰ علياً واهل بيته (فرہنگ نوین ص ۳۶۳)

۶۔ المنجد میں شیعہ کا معنی یوں تحریر ہے۔ شیعہ، یعنی فرقہ علی کرم اللہ وجہہ کے طرف دار (المنجد ص ۵۵۲)

۷۔ فیروز آبادی نے قاموس میں شیعہ کا معنی یوں تحریر فرمایا ہے۔ شیعہ: وقد غلب هذا الاسم على من يتولىٰ عليا واهلبيته حتى صار اسما لهم خاصاً۔ (المنجد ص ۵۵۲) ترجمہ: یہ اسم

شیعہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اہلبیت کو دوست رکھنے والوں پر غالب آگیا یہاں تک یہ نام انہیں سے مخصوص ہو گیا۔(قاموس مادہ ش)

لفظ شیعہ کے اصطلاحی معنیٰ:۔

شیعہ اصطلاح میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو حضرت علی علیہ السلام کی امامت اور خلافت بلا فصل پر عقیدہ رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت کی امامت نص جلی و خفی دونوں اعتبار سے ثابت ہے۔(الملل والنحل ج ا ص ۱۴۶)

یاد دہانی:۔

اس کتاب میں صرف اور صرف شیعہ اثنا عشری (یعنی وہ گروہ جو بارہ اماموں کو اپنا رہبر اور پیشوا مانتا ہے) سے بحث کی گئی ہے اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض مؤلفین و مصنفین اور مؤرخین نے چند اور فرقوں کو بھی فرقہ شیعہ میں داخل کیا ہے۔ جیسے بغدادی نے فرقہ شیعہ میں تین فرقوں کو شامل کیا ہے۔ (زیدیہ، کیسانیہ، امامیہ) اور بعض نے غلات کو بھی فرقہ شیعہ میں شامل کیا ہے۔ زیر نظر اس کتاب میں بحث صرف فرقہ شیعہ اثنا عشری سے ہے جنہیں اس دور حاضر میں بعض مقامات پر شیعیان علی علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(مؤلف)

لفظ شیعہ قرآن میں:۔

وان من شیعتہ لابراھیم ترجمہ: یقیناً ان ہی کے طریقہ پر چلنے والوں میں ابراھیم (بھی) ضرور تھے۔(سورہ صافات آیت ۳۷)

اس آیت کریمہ میں خداوند عالم نے حضرت ابراھیمؑ کا ذکر لفظ شیعہ کے ساتھ کیا ہے اور اس آیت کے قبل حضرت نوحؑ کا ذکر ہے اور مومنین و محسنین کے سلسلے میں آیات موجود ہیں، اس آیت میں لفظ (شیعتہ) میں (ہ) کی ضمیر حضرت نوحؑ کی جانب پلٹ رہی ہے اس صورت میں اس کے معنیٰ یہ ہوئے کہ حضرت ابراھیم حضرت نوحؑ کے شیعوں میں سے تھے اور وہ حضرت نوحؑ کے دین پر تھے اور دین توحید کے پرستار تھے۔(تفسیر المیزان ترجمہ ج ۱۷ ص ۲۲۲)

ودخل المدینة علیٰ حین غفلة من اھلھا فوجد فیھا رجلین یقتتلن ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ قال ھذا من عمل الشیطان انہ عدو مضل مبین۔(سورہ قصص آیت ۱۵) ترجمہ: ایک دن اتفاقاً حضرت موسیٰؑ شہر میں ایسے وقت تشریف لائے کے وہاں کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے، تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس میں لڑے مرتے ہیں (ایک تو) ان کی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور (دوسرا) ان کے دشمن کی قوم (قبطی) کا ہے۔ جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جوان کے دشمنوں میں سے تھا۔ (غلبہ حاصل کرنے کے لئے) موسیٰؑ سے مدد مانگی۔ یہ سنتے ہی موسیٰؑ نے اسے ایک ہی گھونسا مارا کہ اس کا کام تمام ہو گیا

(پھر خیال کر کے) کہنے لگے (موسیٰؑ) یہ شیطان کا کام تھا اس میں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے۔

یہ آیت کریمہ ہمیں چند لطیف نکات کی جانب متوجہ کرتی ہے:۔

حضرت موسیٰؑ کے شیعہ (یعنی قوم) میں سے ایک شخص کو ایک دوسرا شخص جو (دشمن) تھا قتل کرنا چاہتا تھا تو اس وقت ایسے موقع پر موسیٰؑ کے شیعہ نے حضرت موسیٰؑ کو آواز دی، حضرت موسیٰؑ فوراً اس کی مدد کو پہنچ گئے۔ تو اگر فخر موسیٰؑ یعنی حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ان کے شیعہ مشکلات اور مصیبت میں آواز دیں تو کیا وہ ان کی مدد کو نہیں آئیں گے۔

نتیجہ: اگر موسیٰؑ اپنے شیعوں کی مدد کو فوراً پہونچ سکتے ہیں تو علی ابن ابی طالبؑ جو مظہر العجائب ہیں وہ بھی اپنے شیعہ کی مشکلات میں پکارتے وقت مدد کو آسکتے ہیں اور آتے ہیں۔

لفظ شیعہ کا سب سے پہلے وضع کرنے والا:۔

حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کرنے والوں کے واسطے سب سے پہلے لفظ شیعہ خود سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے وضع فرمایا اور آپ کے جانشین برحق حضرت علی علیہ السلام نے اسے استحکام بخشا۔ یہاں تک کہ اس زمانے میں شیعہ حضرات شیعیان علی علیہ السلام کہلاتے تھے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۱۳۰)

اعلم ان الشیعة لغة هم الصاحب والاتباع ویطلق عرف الفقهاء والمتکلمین من السلف والخلف علیٰ اتباع علی ونبیه۔ ترجمہ: یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ لغت کے اعتبار سے شیعہ، ساتھیوں

اور پیروی کرنے والوں کو کہتے ہیں، اور فقہاء و متکلمین مقدمین کے نزدیک وہ میں ہوں یا متاخرین میں، سب کے نزدیک علیؑ اولاد علیؑ کے پیروی کرنے والوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ (مذہب اہلبیت ص ۲۹۶۔۲۹۵)

وہ افراد جن کو سب سے پہلے شیعہ کہا گیا:۔

ابو حاتم رازی جو تیسری صدی ہجری کے علماء میں سے ایک تھے، انہوں نے اپنی کتاب الزینہ میں خود نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سب سے پہلے جس مسلمان کو شیعہ کہا گیا۔ وہ چار افراد تھے۔ ا۔ حضرت سلمانؓ ۲۔ حضرت ابوذرؓ ۳۔ حضرت مقدادؓ ۴۔ حضرت عمارؓ۔ اور صفین کی جنگ کے بعد دوستان علیؑ اس شیعہ لقب سے مشہور ہوگئے۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ علیؑ اور اولاد علیؑ (یعنی حضرت مہدیؑ) تک کے چاہنے والوں کو شیعہ کہا جانے لگا۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے چاہنے والوں کو یہ بشارت دی ہے کہ وہ جنتی ہیں اور اس سلسلے میں علماء شیعہ اور سنی نے متعدد کتابوں میں پیغمبر اسلام سے مختلف روایتیں نقل کی ہیں جیسا کہ ابن تیمیہ احمد بن عبد الحلیم حنبلی نے اپنی کتاب الصارم المسلول ص ۵۸۷ پر یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:۔یا علی انت وشیعتك فی الجنة۔ اے علی تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے۔ صواعق محرقہ طبع مصر میں روایت نقل ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یا علیؑ ان الله قد غفرلك ولذریتك ولدك ولاهلك ولشیعتك....الخ (الصارم المسلول ص ۵۸۷، صواعق محرقہ) یعنی اے علی بے شک خداوند عالم نے تم کو اور تمہاری ذریت کو اور تمہاری اولاد کو اور تمہارے اہلبیت کو اور تمہارے شیعوں کو بخش دیا ہے۔

اور اسی طرح کی بے شمار روایات موجود ہیں جو شیعوں کے ناجی (یعنی جنتی) ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ ایک روایت ینابیع المودة میں وارد ہوئی ہے جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی منقبت میں ہے جس کے بعض حصہ کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں: ترجمہ حدیث: شیعان علیؑ کو حقیر وسبک مت سمجھو کیوں کہ ان میں سے ہر ایک شخص ربیعہ ومضر جیسے قبیلوں کی شفاعت کرسکتا ہے۔

شیعہ روایات اھلسنت میں:-

۱۔ان علیا وشیعته غداً هم الفائزون، يدخلون الجنة۔ (المناقب خوارزمی حنفی ص ۲۹۱) ترجمہ: بے شک علی کے شیعہ کل قیامت کے دن کامیاب وکامران جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۔عن النبی ﷺ يا على ان الله قد غفرلك ولاهلك ومحبی شيعتك۔ (المناقب خوارزمی حنفی ص ۹۲۴) ترجمہ:- سرور کائنات نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ بے شک خداوند عالم نے تمہیں اور تمہارے اہل کو اور تمہارے شیعوں کو اور تمہارے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا۔

۳۔عن النبی ﷺ يدخل من امتی الجنة سبعون الفاً بغير حساب فقال على عليه السلام من هم يا رسول الله؟ قال هم شيعتك يا على وانت امامهم۔ (مناقب ابن مخازلی ص ۲۹۳) ترجمہ: حضرت نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب داخل جنت ہوں گے۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے رسول اسلام سے سوال کیا۔ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے

امام ہو۔

۴۔قال رسول الله ﷺ اذا كان يوم القيامة ينادون على بن ابى طالب عليه السلام بسبعة اسماء: يا صديق، يا دال، يا عابد، يا هادى، يا مهدى، يا فتىٰ، يا على مروا انت وشيعتك الى الجنة بعير حساب۔ ترجمہ:- سرکار دوعالم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کادن ہوگا تو علی علیہ السلام کو سات ناموں سے پکارا جائے گا۔ اے صدیق۔ اے ہدایت کنندہ۔ اے عابد۔ اے ہادی۔ اے مھدی۔ اے جوان۔ اے علی تم اپنے شیعوں کے ساتھ بغیر حساب وکتاب جنت میں چلے جاؤ۔

۵۔عن رسول الله ﷺ ان قال: يا على اذا كان القيامة اخذت بحجزة الله واخذت انت بحجزتی واخذ ولدك بحجزتك واخذت شيعة ولدك بحجزتهم فترئ اين يومر بنا؟ ترجمہ:- حضرت پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا: اے علی جب قیامت کادن ہوگا تو میں عرش الٰہی کے ایک گوشہ کو پکڑوں گا اور تم میرا دامن پکڑو گے اور تمہاری اولاد تمہارا دامن پکڑے گی اور تیری اولاد کے شیعہ تمہاری اولاد کے دامن کو پکڑیں گے پھر تم دیکھو گے ہمیں کس مقام کا حکم دیا جاتا ہے۔

(الحجزة) ازار باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ کنایۃً یہاں پر کنارا اور دامن کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (المنجد ص ۱۱۰)

۶۔قال رسول الله ﷺ: يا على مثلك فى امتى مثل

المسیح عیسی بن مریم افترق قومه ثلاث فرق- فرقة مومنون وهم الحواریون' فرقة عادوه وهم الیهود وفرقة غلوانیه فخرجوا عن الایمان وان امتی ستفترق فیك ثلاث فرق فرقة شیعتك وهم المومنون وفرقة اعداؤك وهم الناکثون وفرقة غلوا فیك وهم الجاحدون السابقون فانت یا علی وشیعتك فی الجنة ومحبوا شیعتك فی الجنة وعدوك والغالی فی النار -(المناقب خوارزمی حنفی ص ٣١٧) ترجمہ:- حضرت رسول خدا نے ارشاد فرمایا: اے علی تمہاری مثال میری امت میں مثل عیسیٰ بن مریم کی ہے۔ ان کی قوم تین فرقوں میں تقسیم ہوئی ایک فرقہ مومنین کا ہے جو اصحاب وحوارئین کہے جاتے ہیں۔ دوسرا فرقہ ان کے دشمنوں کا ہے اور وہ یہودی ہیں تیسرا فرقہ غالیوں کا ہے جو ان کے شان میں غلو کرتے ہیں اور دائرہ ایمان سے خارج ہیں۔ بے شک میرے امتی بھی تیرے سلسلے میں تین فرقوں میں تقسیم ہونے والے ہیں۔ ایک فرقہ تمہارے شیعہ کا ہے جو سب کے سب مومن ہیں دوسرا فرقہ تمہارے دشمنوں کا ہے جو سب کے سب ناکثین میں سے ہیں تیسرا فرقہ تمہارے شان میں غلو کرنے والوں کا ہے اور یہی سب سے پہلے انکار کرنے والوں میں سے ہیں پس اے علیؑ تم، تمہارے شیعہ اور تمہارے شیعوں کے دوست سب کے سب جنت میں جائیں گے اور تمہارے دشمن اور جو تمہارے بارے میں غلو کرتے ہیں وہ سب جہنم میں جائیں گے۔

شیعہ روایات تشیع میں:-

شیعہ کے متعلق صفات:-

محمد بن عمارة عن ابیه قال الصادق علیه السلام : لیس من شیعتنا من انکر اربعة اشیاء المعراج' والمسالة فی القبر' وخلق الجنة والنار والشفاعة-(خصال ج ١ ١٣/٧/١٣ صفات شیعه ص ٥٠ ح ٦٩) ترجمہ: عمار کے بیٹے محمد نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص چار چیزوں کا انکار کرے وہ شیعوں میں سے نہیں ہے معراج اور قبر کے سوال وجواب اور خلقت جنت وجہنم اور شفاعت۔

قال الصادق علیه السلام: اهل الورع والاجتهاد واهل الوفاء والامانة واهل الزهد والعبارة اصحاب احدی وخمسین رکعة فی الیوم واللیلة القائمون باللیل الصائمون بالنهار یزکون اموالهم ویحجون البیت ویجتنبون کل محرم- (صفات شیعه ص ٢ ح ١٧) ترجمہ:- امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ متقی اور عبادت الٰہی میں پابندی کرنے والے ہیں اور باوفا وامانت دار ہیں۔ اور دنیا سے دل نہیں لگاتے اور ٥١ رکعت نماز روز وشب میں ادا کرتے ہیں۔ اور راتوں میں عبادت اور دنوں میں روزہ رکھتے ہیں۔ اور خمس وزکوٰۃ ادا کر کے اپنے مال کو پاک رکھتے ہیں اور خدا کے گھر کی زیارت کرتے ہیں اور فریضہ حج ادا کرتے ہیں اور گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں۔

عن ابی الحسن الرضا علیه السلام: قال شیعتنا المسلمون لامرنا الاخذون بقولنا المخالفون لاعدائنا فمن لم یکن کذلك فلیس منا۔ (صفات شیعہ ص ۳ ح ۳) ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے مسلمان شیعہ ہمارے حکم کے تابع ہیں ہمارے قول کو حاصل کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں اور ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں اگر ی نے اس نے ہماری روش پر عمل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

شیعہ کے فضائل:

عن جعفر بن محمد علیه السلام قال قال اذا کان یوم القیامة نشفع فی المذنبین من شیعتنا فاماالمحسنون فقد نجاهم الله۔ (فضائل شیعہ ص ۴۲ ح ۴۵) ترجمہ: حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اپنے گناہگار شیعوں کی شفاعت میں کروں گا اور نیکوکاروں کو خدا نجات بخشے گا۔

قال ابو عبد الله علیه السلام: نحن الشهداء علی شیعتنا وشیعتنا شهداء علی الناس وبشهادة شیعتنا یجزون ویعاقبون۔ (فضائل شیعہ ص ۱۴ ح ۱۶) ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہم (ائمہ) اپنے شیعوں پر گواہ ہیں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ ہیں۔ اور ہمارے شیعوں کی گواہی سے ہر انسان کو جزا و سزا دی جائے گی۔

قال ابو حمزة وسمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد علیه السلام: یقول رفع القلم عن الشیعة بعصمة الله ولایته۔ (فضائل شیعہ ص ۱۴ ح ۱۴) ترجمہ: ابو حمزہ نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام سے

سنا ہے وہ فرمارہے تھے قلم کو ہمارے شیعوں کے گناہ لکھنے سے روک دیا گیا ہے کیوں کہ وہ خدا کی حفاظت وولایت میں ہیں۔

شیعہ کون ہیں:

شیعہ وہ جماعت ہے جو حق گو اور حق پر ثابت قدم ہے اور مخلوق خدا میں افضل ہے درحقیقت یہی وہ نجات پانے والا فرقہ ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول اور ائمہ اطہارؑ کے ساتھ تمسک اختیار کیا بقدر امکان ائمہ اطہارؑ کی معرفت رکھتا ہے اور ان کے دشمنوں کو بھی پہچانتا اور ان سے اظہار بیزاری کرتا ہے اور یہ فرقہ اس خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہے جس کا کوئی مثل نہیں اور ساتھ ہی نبی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور ان کے جانشین برحق علی بن ابی طالبؑ کی اور ان کے بعد ہونے والے گیارہ اماموں کی امامت برحق پر ایمان رکھتا ہے۔

بارہ اماموں کے نام:

حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام

حضرت حسن بن علی علیہما السلام

حضرت حسین بن علی علیہما السلام

حضرت علی بن حسین علیہما السلام

حضرت محمد بن علی علیہما السلام

حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام

حضرت علی بن موسیٰ علیہما السلام

حضرت محمد بن علی علیہما السلام

حضرت علی بن محمد علیہما السلام

حضرت حسن بن علی علیہما السلام

حضرت امام محمد بن حسن عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

بارہ اماموں کا مختصر تعارف:

شیخ سلیمان حنفی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں جابر انصاری سے روایت نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بارہ امام اوصیاء رسولؐ ہیں اور حضرت سے یہ روایت بھی نقل کی ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا۔ اے جابر میرے اوصیاء میرے بعد بارہ ہوں گے ان میں سب سے پہلے علیؑ پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسینؑ اور پھر محمد بن علیؑ پھر جعفر بن محمدؑ پھر موسیٰ بن جعفرؑ پھر ان کے بعد علی بن موسیٰؑ اور پھر ان کے بعد محمد بن علیؑ اور اور پھر ان کے بعد علی بن محمدؑ اور پھر ان کے بعد حسن بن علیؑ اور ان کے بعد امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جن کا نام میرے نام پر اور ان کی کنیت میری کنیت ہے اور وہ حسن بن علیؑ کے فرزند ارجمند ہیں۔ (ینابیع المودۃ ص ۴۹۴)

اماموں کا تعارف:

۱۔ پہلے امام: پروردگار عالم کی جانب سے معین شدہ خلیفہ اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیؐ کے حقیقی جانشین ہیں۔ جن کا نام نامی علیؑ کنیت ابو الحسن ہے باپ کا نام حضرت ابو طالبؑ عمران ہے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسدؑ ہے آپ

۱۳/رجب المرجب ۳۰/عام الفیل کو پیدا ہوئے ۱۹/رمضان المبارک کو صبح حالت نماز میں سر پر ضرب لگی اور ۲۱/رمضان ۴۰ھ کو اس دنیا سے دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی۔ آپ کی عمر ۶۳ برس اور مدت امامت ۳۰ سال تھی آپ کا روضہ مبارک نجف اشرف (عراق) میں ہے۔

۲۔ دوسرے امام: آپ پیغمبر اسلامؐ کے دوسرے حقیقی جانشین ہیں۔ آپ کا اسم گرامی حسنؑ کنیت ابو محمد ہے والد کا نام حضرت علی علیہ السلام ہے۔ اور والدہ کا نام نامی فاطمہ زہراؑ ہے آپ ۱۵/رمضان المبارک ۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۸/صفر ۵۰ھ جام شہادت سے سیراب ہوئے۔ آپ کی عمر ۴۷ برس اور مدت امامت ۱۰ سال تھی آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے۔

۳۔ تیسرے امام: آپ پیغمبر اسلامؐ کے تیسرے حقیقی جانشین ہیں۔ آپ کا اسم گرامی حسینؑ کنیت ابو عبد اللہ اور والد علی مرتضیٰؑ والدہ کا نام نامی فاطمہ زہراؑ آپ ۳/شعبان ۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۰/محرم الحرام ۶۱ھ میں سر زمین کربلا پر تین دن کے بھوکے پیاسے شہید کئے گئے آپ کی عمر ۵۰ برس اور مدت امامت ۱۱ سال تھی آپ کا روضہ مبارک کربلا معلیٰ (عراق) میں ہے۔

۴۔ چوتھے امام: آپ پیغمبر اسلامؐ کے چوتھے حقیقی جانشین ہیں۔ نام نامی علی بن الحسینؑ ہے کنیت ابو محمد والد بزرگوار امام حسینؑ اور والدہ ماجدہ شہربانو ہیں آپ ۱۵/جمادی الاول ۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵/محرم الحرام ۹۵ھ میں زہر دے کر شہید کئے گئے آپ کی عمر ۵۷۔۵۸ برس اور مدت امامت ۳۴ سال تھی آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے۔

۵۔ پانچویں امام: آپ کا اسم گرامی محمد بن علیؑ اور کنیت ابو جعفر ہے والد کا نام

زین العابدینؑ ہے والدہ کا نام نامی فاطمہ بنت الحسن ہے۔ آپ ۱؍رجب المرجب ۵۶ھ میں پیدا ہوئے ۷؍ذی الحجہ ۱۱۴ھ کو جام شہادت سے سیراب ہوئے۔ آپ کی عمر ۵۷۔۵۸ برس اور مدت امامت ۱۹ سال تھی آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے۔

۶۔ چھٹے امام: آپ کا اسم گرامی جعفر بن محمدؑ اور کنیت ابو عبداللہ ہے والد کا اسم گرامی محمد باقرؑ ہے والدہ کا نام نامی ام فروہ ہے۔ آپ ۱۷؍ربیع الاول ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵؍شوال ۱۴۸ھ میں جام زہر سے شہید کئے گئے آپ کی عمر ۶۳ برس اور مدت امامت ۲۴ سال تھی آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے۔

۷۔ ساتویں امام: آپ کا اسم گرامی موسیٰ بن جعفر ہیکنیت ابو ابراہیم اور والد کا نام جعفر صادقؑ ہے والدہ کا نام نامی بریریہ ہے۔ آپ ۷؍صفر ۱۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵؍رجب المرجب ۱۸۳ھ میں شہادت پائی آپ کی عمر ۵۵ برس اور مدت امامت ۲۵ سال تھی آپ کا روضہ مبارک کاظمین (عراق) میں ہے۔

۸۔ آٹھویں امام: آپ کا اسم گرامی علی بن موسیٰؑ اور کنیت ابو الحسن والد کا اسم گرامی موسیٰ کاظمؑ ہے اور والدہ کا نام نامی نجمہ خاتون ہے۔ آپ ۱۱؍ذی القعدہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۳؍ذی القعدہ ۲۰۳ھ ہارون رشید کے ہاتھوں زہر سے شہید ہوئے آپ کی عمر ۴۹ برس اور مدت امامت ۲۰ سال تھی آپ کا روضہ مبارک مشہد مقدس خراسان (ایران) میں ہے۔

۹۔ نویں امام: آپ کا اسم گرامی محمد بن علیؑ ہے اور کنیت ابو جعفر ہے والد

بزرگوار کا اسم گرامی علی رضاؑ ہے اور والدہ کا نام نامی سبیکہ خاتون ہے۔ آپ ۱۰؍رجب المرجب ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱؍ذی القعدہ ۲۲۰ھ میں شہادت پائی آپ کی عمر ۲۵ برس اور مدت امامت ۱۷ سال تھی آپ کا روضہ مبارک اپنے جدامجد کے جوار میں کاظمین (عراق) میں ہے۔

۱۰۔ دسویں امام: آپ کا اسم گرامی علی بن محمد اور کنیت ابو الحسن ہے والد بزرگوار کا اسم گرامی محمد تقیؑ ہے والدہ ماجدہ کا نام نامی سمانہ خاتون ہے۔ آپ ۱۵؍ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۳؍رجب المرجب میں ۲۵۴ھ میں شہادت پائی آپ کی عمر ۴۱ برس اور مدت امامت ۳۴ سال تھی آپ کا روضہ مبارک سامرا (عراق) میں ہے۔

۱۲۔ بارھویں امام حضرت کا اسم گرامی محمدؑ ہے آپ شیعوں کے آخری امام ہیں جو حکم خدا سے پردۂ غیب میں ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۵؍شعبان ۲۵۵ھ سامرا (عراق) میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار امام حسن عسکریؑ ہیں اور والدہ ماجدہ حضرت نرجس خاتون ہیں۔ آپ ۵۔۷ میں غیبت صغریٰ ہوئی۔ اور جب آپ کی عمر ۷۴۔۷۶ برس کی ہوئی تو آپ نے حکم پروردگار سے غیبت کبریٰ اختیار کرلی۔ آپ کی عمر اور مدت امامت خدائے وحدہ لاشریک بہتر جانتا ہے قیامت آپ کے ظہور کے بعد آئے گی۔ یہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا ایک اجمالی تعارف ہے۔

شیعہ اور اصول دین:

شیعوں کے عقائد کے مطابق اصول دین پانچ ہیں:

(۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) قیامت۔

مختصر توضیح:

(۱) **توحید:** لفظ توحید لغت میں (ایک جاننا اور اکیلا جاننا) کے معنی میں استعمال ہوا ہے مثلاً: قال اللہ تعالیٰ: قل ھو اللہ احد۔ (سورہ توحید آیت ۱) ترجمہ: (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ وہ خدا ایک ہے۔

(۲) **عدل:** لفظ عدل اہل لغت کے نزدیک برابری اور برابر کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور عرف عام میں اس کا معنی "دوسروں کے حق کی رعایت کرنے کے" ہیں اور عدل سے تجاوز کرنے والا ظالم ہوتا ہے اور شیعہ خدا کو عادل جانتے ہیں۔ بنا بر دلیل قرآنی قال اللہ تعالیٰ: مااللہ یرید ظلما للعالمین۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۸) ترجمہ: اللہ ذرہ برابر بھی اپنے بندوں پر ظلم کا ارادہ بھی نہیں کرتا۔ (آل عمران آیت ۱۰۸)

(۳) **نبوت:** لفظ نبوت لغت میں خدا کی جانب سے الہام پاکر غیب کی باتیں بتانے والے کو کہتے ہیں۔ اور شیعہ حضرات انبیاء علیھم السلام کو اپنے اور خدا کے درمیان ایک رابطہ غیر خطاپذیر جانتے ہیں۔ یعنی انبیاء علیھم السلام کو معصوم مانتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ان سے کسی قسم کی کوئی خطا یا نسیان گناہ سرزد

نہیں ہوتے یہ فرقہ انبیاء و پیغمبر کے معجز نما ہونے کا بھی قائل ہے جیساکہ قرآن شاہد ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: لقد ارسلنا رسولنا بالبینات۔ ترجمہ: بے شک ہم نے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ (سورہ حدید آیت ۲۵)

(۴) **امامت:** لفظ امامت لغت میں پیشوائی اور رہبری کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور ہر وہ شخص جو کسی گروہ کا رہبر ہو اسے امام کہتے ہیں۔ یہ فرقہ امام معصوم کے لئے چند شرائط کو لازم و واجب جانتا ہے (۱) امام خداوند کی طرف سے نصب ہو۔ (۲) اس کے پاس علم خدادادی ہو اور ہر خطا سے پاک اور پاکیزہ ہو (۳) اور وہ مثل انبیاء معصوم ہو جیساکہ قرآن میں آیات موجود ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: کل شئ احصیناہ فی امام مبین۔ ترجمہ: ہم نے ہر شئے کا احاطہ امام مبین میں کیا ہے یا امام معصوم کا دعا کرنا۔ واجعلنی للمتقین اماما۔ اے خدایا ہمیں متقین کا امام قرار دے۔ (سورہ یٰس آیت ۱۲)

(۵) **قیامت:** لفظ قیامت لغت میں مادۂ قیام سے اخذ کیا گیا ہے جس کا معنی قیام کرنا اور خداوند عالم نے قرآن مجید میں تقریباً ۷۰ مقامات پر لفظ قیامت کو استعمال کیا ہے قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے نیکیوں کی جزا اور برائیوں کی سزا ملے گی۔ مثلاً۔ قال اللہ تعالیٰ: ھل ینظرون الا تاویلہ یوم یاتی تاویلہ...الخ ۔ ترجمہ: کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت میں) کے منتظر ہیں (حالانکہ) جس دن اس کے انجام کا وقت آئے گا....الخ۔ (سورۃ اعراف آیت ۵۳)

شیعہ اور فروع دین:

مذہب امامیہ کے نزدیک فروع دین دس ہیں۔

(۱)نماز (۲) روزہ(۳) حج(۴) زکوۃ(۵) خمس(۶) جہاد(۷) امر بالمعروف(۸) نہی عن المنکر(۹) تولی (یعنی خداوندرسول کے دوستوں سے محبت کرنا) (۱۰) تبرّیٰ(خداورسول کے دشمنوں سے بےزاری کرنا)

(۱) نماز: قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ نماز کا حکم آیا ہے جیسا کہ سورہ اسراء میں ارشاد ہو رہا ہے۔قال اللہ تعالیٰ: اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا۔(سورہ اسراء آیت ۷۸)ترجمہ: آپ زوال سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کریں اور نماز صبح بھی کہ نماز صبح کے لئے گواہی کا انتظار کیا گیا ہے۔اس آیت میں واضح ہے کہ قرآن نے بھی نماز کے تین اوقات بیان کئے ہیں دو نماز زوال اور دو شب اور ایک فجر میں۔

شیعہ قائل ہیں کہ نماز ایک ایسا عمل ہے جو خالق و مخلوق کے درمیان عظیم رابطہ ہے جو شخص بھی اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ خدا سے اپنا رابطہ منقطع کرلیتا ہے۔نماز کی ادائیگی کے سلسلے میں بے شمار حدیثیں موجود ہیں۔ جو نماز کی اہمیت اور اس کی غفلت پر دلالت کرتی ہے۔ مثلاً: الصلوۃ معراج المومن۔ نماز مومن کی معراج ہے اس لئے کہ مومن جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی روح بارگاہ قدس الٰہی کی طرف پرواز کرتی ہے الصلوۃ عمود الدین۔ نماز دین کا ستون ہے۔اسی طرح اسلام و بانی اسلام نے نماز کی اہمیت

بیان کی ہے یہی نہیں بلکہ حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہوگی تو سارے اعمال قبول اگر نماز رد کر دی گئی تو تمام اعمال رد کر دیے جائیں گے۔

(۲) روزہ: قرآن مجید میں روزہ کے وجوب کا ذکر موجود ہے چنانچہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہو رہا ہے۔قال اللہ تعالیٰ: یایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ترجمہ: اے صاحبان ایمان تم لوگوں پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے جس طرح سے تم سے قبل والوں پر فرض تھا شاید تم لوگ با تقوی ہو جاؤ۔(سورہ بقرہ آیت ۱۸۳)

شیعہ قائل ہیں کہ جو شخص بھی ضروریات دین کا انکار کرے وہ کافر ہے اور روزہ ضروریات دین میں سے ہے، پس جو بھی اس کا انکار کرے وہ کافر ہے فرقہ شیعہ کے نزدیک روزے کی چار قسمیں ہیں۔(۱)روزہ واجب (۲)روزہ مستحب (۳) روزہ مکروہ (۴) روزہ حرام۔ روزہ رکھنے سے روح کو پاکیزگی اور صحت و سلامتی حاصل ہوتی ہے۔

(۳) حج: قرآن مجید میں حج ایک اہم عبادت ہے حج کے وجوب کے سلسلے میں سورہ آل عمران میں ارشاد ہوا۔قال اللہ تعالیٰ: وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس کے گھر کا حج کرنا واجب ہے جو اس تک پہونچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ دین کے ارکان میں حج اس اہم رکن کا نام ہے جس پر دین اسلام کی عمارت تعمیر ہے اور اس کی بے پناہ فضیلت اور اجر و ثواب ہے۔ شریعت کے لحاظ سے حج پوری عمر میں ایک مرتبہ ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے۔(سورۃ آل عمران آیت ۹۷)

(۴) زکوۃ: زکوۃ کے وجوب پر قرآن کریم کی یہ آیت دلالت کرتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: اوصینی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیاً۔(سورہ مریم آیت ۳۱) ترجمہ: خدا نے مجھے نماز وزکوۃ کا حکم دیا ہے اس وقت تک جب تک میں زندہ ہوں یہ بھی ارکان دین میں سے ایک اہم رکن ہے اور اس کا مقصد فقراء کی مدد اور ان کی حاجت روائی ہے اس کے علاوہ اور دوسرے امور بھی ہیں جو مسائل کی کتابوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ زکوۃ کا منکر کافر ہے اور جو زکوۃ کا ایک درہم بھی ادا کرنے سے روگردانی کرے اس کی نماز اس وقت تک قبولیت سے محروم رہتی ہے جب تک وہ زکوۃ ادا نہ کردے۔ اور جو زکوۃ نہیں دیتا وہ یہود ونصرانی کی موت مرتا ہے یہ وہ عبادت ہے جس میں نیت اور قصد قربت واجب ہے زکوۃ دو طرح کی ہوتی ہے (۱) مالی (۲) جسمانی۔ یہ دونوں ہر مکلف پر واجب ہیں جس میں زکوۃ کے وجوب کے شرائط پائے جاتے ہوں۔

(۵) خمس: خمس کے وجوب پر سورہ انفال کی یہ آیت دلالت کرتی ہے

۔قال اللہ تعالیٰ: واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسه وللرسول ولذی القربی والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ (سورۃ انفال آیت ۴۱)۔ ترجمہ: اور جان لو جو نفع تم کسی چیز سے حاصل کرو تو اس میں کا پانچواں حصہ خدا اور رسول اور قرابتداروں اور تیموں اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے اور اگر تم خدا پر اور اس پر ایمان لاچکے ہو۔ خمس واجبات مالیہ میں سے ہے اس کا ایک درہم روکنے والا بھی آل محمدؐ کے حق کا غاصب ہے جیسا کہ اس آیت سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ خمس نہ دینے والا مومن نہیں ہے اس عمل قصد قربت لازم ہے۔ اس خمس کی چھ قسمیں ہیں

(۱) سہم خدا (۲) سہم رسول (۳) سہم ذی القربیٰ (۴) سہم ایتام ہاشمی (۵) سہم ہاشمی مساکین (۶) سہم ابن سبیل۔

(۶) جہاد: جہاد بھی فروع دین کی ایک اہم فرع ہے جس کے لئے قرآن مجید میں بے شمار آیتیں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک آیت یہ ہے۔قال اللہ تعالیٰ: ان الذین امنوا وھاجروا وجاھدوابامولھم وانفسھم فی سبیل اللہ۔(سورۃ انفال آیت ۷۲) ترجمہ: اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے جان ومال سے جہاد کیا۔ جہاد کے معنی راہ خدا میں جنگ کرنا ہے اور یہ بھی قابل ذکر بات ہے۔ خداوند عالم نے جہاں جان ومال سے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے وہاں جہاد بالنفس کا بھی حکم دیا ہے۔

(۷۔۸) امر بالمعروف ونہی عن المنکر: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وجوب کے سلسلے میں بھی قرآنی آیات موجود ہیں۔ چنانچہ سورہ آل عمران میں ارشاد ہو رہا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۱۵) ترجمہ: تم لوگ بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو اور اللہ پر ایمان رکھے رہو۔ مکلّف کو نیکی کا حکم دینا۔ امر بالمعروف ہے اور برائیوں سے روکنا نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔ یہ دونوں اہم ترین واجبات اسلام فرائض میں سے ہیں کیوں کہ اس سے مذہب کی بقاء ہے اور قانون اسلام کی حفاظت ہے۔

(۹۔۱۰) تولی وتبرّیٰ: تولی وتبری بھی فروع دین کی آخری فرع ہے

جس میں اہلبیت اور ان کے دوستوں سے محبت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا حکم دیا گیا ہے۔ان ولیی الله الذی نزل الکتٰب وھو یتولی الصّٰلحین۔(سورۃ اعراف آیت ۱۹۶) بے شک میرا مالک و مختار تو بس خدا ہے جس نے قرآن نازل کیا اور وہی اپنے نیک بندوں کا حامی ہے۔ واذقال ابراھیم لابیۃ وقومہ اننی براء مما تعبدون۔(سورۃ الزخرف آیت ۲۶) اور جب کہا ابراہیم نے اپنے منہ بولے باپ سے (آزر) سے اور اپنی قوم سے جن چیزوں کی تم لوگ پوجا (عبادت) کرتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔ قرآن مجید میں بھی تولی اور تبریٰ ہے۔ جو تمام انبیاء واولیاء نے کیا ہے اور اسی پر ہمارا عمل ہے۔

شیعہ اور تحریف قرآن:

شیعوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن میں ہرگز تحریف نہیں ہوئی ہے بلکہ اس سلسلہ میں ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور یہ اللہ کی جانب سے پیغمبر اسلام پر نازل ہوئی، اور اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی کیوں کہ اس کتاب مقدس کی حفاظت وضمانت خود پروردگار نے اپنے ذمہ لی ہے چنانچہ سورہ حجر میں ارشاد ہو رہا ہے۔قال اللہ تعالیٰ: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔(سورہ حجر آیت ۹) اس آیت کے دو جز ہیں پہلا۔انا نحن نزلنا الذکر یہ اس بات کا ایک واضح اعلان ہے کہ قرآن خدا کی جانب سے نازل ہوا۔ اور اس میں کسی قسم کا کوئی تصرف نہیں ہوا۔ دوسرا جز وانا لہ لحافظون۔ یہ جملہ بخوبی اس بات کو بتاتا ہے کہ ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اس ایک آیت میں دو مرتبہ لفظ "انا" آیا ہے جو ایک قسم کی تاکید ہے کہ کبھی بھی

(یعنی قیامت تک) اس کتاب میں کوئی تحریف نہ ہوگی اور یہ کتاب ہر کمی وزیادتی سے تا قیامت محفوظ رہے گی۔

رد تحریف میں علماء شیعہ کے اقوال:

علماء شیعہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن میں ہرگز تحریف نہیں ہوئی ہے وہ ہر طرح کی تحریف سے محفوظ ہے چنانچہ ہم ذیل میں چند علماء کرام کے نظریات پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی۔ آپ کا شمار علماء کرام میں ہوتا ہے وہ اپنے رسالہ اعتقاد میں تحریر فرماتے ہیں "اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزلہ اللہ تعالیٰ علی نبیتہ ھو ما بین الدفتین وھو مافی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک...ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فھو کاذب" ترجمہ: شیعوں کا عقیدہ قرآ. کے سلسلے میں یہ ہے کہ بے شک جس قرآن کو خداوند عالم نے ہمارے پیغمبر اسلامؐ پر نازل کیا وہ وہی ہے جو دو دفتیوں کے درمیان میں ہے اور لوگوں کے ہاتھوں میں آج بھی موجود ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں جو شخص بھی ہم شیعوں کی طرف اس سے زیادہ نسبت دے وہ کاذب ہے۔ او اسی مضمون سے ملتا جلتا مضمون سید مرتضٰی علم الھدیٰ۔ قاضی نور اللہ شوشتری (جن کا مرقد مطہر ہندوستان میں ہے) کا مضمون بھی ہے جنہوں نے سختی سے تحریف قرآن کی مخالفت کی ہے اور یہ کہا ہے کہ قرآن ہر قسم کی کمی وزیادتی سے محفوظ ہے۔

شیعہ اور عقیدہ رجعت:

رجعت کے معنی لغت میں "پلٹنا" ہے اور اصطلاح میں "اس دنیا میں ایک گروہ کا حضرت مہدی کے قیام کے ساتھ پلٹنا" ہے۔ رجعت شیعوں کے مہم ترین عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے اور جو شخص اس کا انکار کرے وہ شیعت سے خارج ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے "لیس منا من لم یقر د جعتنا" جو شخص ہماری رجعت کا اقرار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جب ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی کا ظہور پر نور ہوگا۔ اس وقت جناب رسول خداؐ اور حضرت علی علیہ السلام و حضرت امام حسینؑ و دیگر انبیاء کرام علیھم السلام اور تمام یا بعض ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیھم نیز خالص مومنین اور خالص کافرین، فاسقین، منافقین، ظالمین دوبارہ اس دار دنیا میں بحکم خدا بھیجے جائیں گے ۔ تاکہ انبیاء طاہرین وائمہ معصومین اور مومنین ہمارے آخری امام کی نصرت اور زیارت کی سعادت حاصل کریں اور دنیا میں اہل بیت رسول کی بادشاہی اور ان کی حکومت کو دیکھ کر مسرور ہوں اور کافرین، فاسقین، ظالمین جنھوں نے اللہ کے نیک بندوں پر ظلم وستم کیا ہے ان سے انتقام لیا جائے اور وہ لوگ عذاب آخرت سے پہلے دنیا میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھ لیں۔ جیسا کہ اس کی تکید قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۲۴۳) ترجمہ: ہم ضرور ان (ظالموں کو بڑے عذاب سے پہلے معمولی عذاب (عذاب دنیا) چکھائیں گے تاکہ وہ (زمانہ رجعت) میں پلٹ کر آئیں یعنی ان ظالموں کا اس دنیا میں دوبارہ پلٹ کر آنے کا مقصد وہدف صرف اور صرف یہ ہوگا کہ وہ دنیا میں بھی اپنے ظلم وستم کی

سزا پالیں اور برے کاموں کا مزہ بھی چکھ لیں۔

مسئلہ رجعت کی صداقت قرآن، حدیث، اجماع اور عقل سے ثابت ہے۔

قرآن: قرآن مجید کی یہ آیتیں رجعت کے وقوع پر دلالت کرتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم ألوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم۔ اے رسول کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ خدا نے انہیں حکم دیا کہ تم مرجاؤ (جب وہ مرچکے تو) پھر خدا نے ان کو زندہ کیا یہ آیت فوق قوم بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی۔ (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

قال اللہ تعالیٰ: ثم بعثتکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون۔ (سورہ بقرہ آیت ۵۶) ترجمہ: پھر ہم نے تم کو مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم میرا شکر ادا کرو۔ اس دوسری آیت میں ان لوگوں کے سلسلے میں خطاب ہوا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے ہمراہ کوہ طور پر گئے۔ کیوں کہ جب ان لوگوں نے کلیم اللہ سے خدا کا کلام سنا تو کہا جب تک ہم اللہ کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں گے اس وقت تک ہم نہ آپ کی تصدیق کریں گے اور نہ ہی آپ پر ایمان لائیں گے۔ بس حضرت موسیٰؑ نے ان لوگوں کے اصرار اور ضد پر ان ہی میں سے کچھ آدمیوں کو منتخب کر کے کوہ طور پر لے گئے پس وہ تجلی ربانی کی تاب نہ لا کر سب مرگئے تو جناب موسیٰؑ نے عرض کی پروردگار میں اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کیا۔ بس ان آیات مذکورہ بالا سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ رجعت پہلی امتوں میں واقع ہوئی ہے

اور آخری امت میں بھی رجعت واقع ہوگی۔ اس سلسلے میں بھی ایک آیت ہدیہ ناظرین ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: یوم نحشر من کل امة فوجا ممن یکذب بآیتنا۔ (سورہ سجدہ آیت ۲۱) ترجمہ: ایک وہ دن بھی آنے والا ہے جس میں ہم ہر امت سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کو جھٹلاتا تھا اٹھائیں گے۔ پس اس آیت سے قیامت مراد نہیں ہے کیوں کہ قیامت کے دن ہر شخص خواہ اس نے آیات پروردگار کو جھٹلایا ہو یا نہ وہ زندہ کیا جائے گا۔ پس اگر اس سے مراد قیامت لیں گے تو دو آیتوں کے درمیان تناقص لازم آئے اور تناقص ہر مسلمان کے نزدیک باطل ہے۔ پس ماننا پڑے گا قرآن مجید سے رجعت ثابت ہے تقریباً ۶۷ آیات قرآن میں ایسی اور ہیں جس کی تاویل رجعت سے کی گئی ہے۔

حدیث: مسئلہ رجعت کے سلسلے میں بے شمار حدیثیں موجود ہیں۔ جو حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں۔ بس ایک حدیث ہدیہ ناظرین ہے جب مامون عباس نے آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام سے رجعت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا "انها لحق قد كانت فى الامم السابقة ونطق بها القرآن وقد قال رسول اللهﷺ يكون فى هذه الامة كما كان فى الامم السابقة حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة" ترجمہ: یہ رجعت حق ہے اور یہ اس سے پہلی امت [illegible] غی اور قرآن نے بھی اس کے وقوع پذیر ہونے کی خبر دی ہے۔ حالانکہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: اس امت میں بھی وہ تمام چیزیں رونما ہوں گی جو گذشتہ امتوں میں ہو چکی ہیں۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۰)

حدیث رجعت میں تواتر کی دو دلیلیں: علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ اگر احادیث رجعت کے بارے میں تواتر کا انکار کیا جائے تو پھر کسی بھی سورہ میں ادعاء تواتر بے معنی ہے اور مزید فرماتے ہیں کہ میرا نظریہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جو شخص بھی رجعت کے بارے میں شک کرے اس نے اماموں کے بارے میں شک کیا...الخ۔ (بحار الانوار)

مسلم نے اپنی صحیح میں (جریر) سے نقل کیا ہے کہ میں نے (جابر بن یزید جعفی) کو دیکھا لیکن اس سے کوئی ایک روایت بھی نہ لکھ سکا۔ کیوں کہ وہ رجعت کا معتقد تھا۔

اجماع: رجعت کے سلسلے میں علماء شیعہ کا اجماع ہے اور علمائے اہلسنت میں سے بھی ایسے علماء گذرے ہیں اور بحمد اللہ آج بھی موجود ہیں جو صمیم قلب کے ساتھ رجعت کے معتقد ہیں۔

عقل: سب سے پہلے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ رجعت پر غور کرے۔ رجعت کا مسئلہ ایسا ہی ہے جیسے موت کے بعد زندگی۔ جو قیامت کے روز واقع ہوگی رجعت اور قیامت در حقیقت ایک ہی شئی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ دائرہ رجعت محدود اور دائرہ قیامت وسیع ہے۔ لیکن قیامت کے دن تمام انسان اپنی کھوئی ہوئی ابدی زندگی کا دوبارہ آغاز کریں گے۔ لہٰذا وہ افراد جو اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ انسان مرنے کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا ان کو چاہئے کہ رجعت کو قبول کریں اور اسے محال نہ جانیں اور یہ دلیل ان لوگوں کے لئے روز روشن کی طرح واضح ہے جو معاد قیامت کو قبول کرتے ہیں۔ اور اسے اصول و شریعت کا جز جانتے ہیں لہٰذا صاحب عقل کو چاہئے کہ رجعت کا دل سے اقرار کرے۔ مزید توضیح کے لئے کتاب "رجعت از دیدگاہ عقل" ملاحظہ

فرمائیں۔

شیعہ اور تقیہ:

تقیہ جس پر شیعہ عمل کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ کے حکم کے عین مطابق ہے جس پر ہم قرآن مجید سے دلیلیں پیش کرتے ہیں صاحبان عقل انصاف کی نگاہوں سے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) فاتقوا الله مااستطعتم۔ (سورة تغابن آیت ۱۶) ترجمہ: جتنا ہو سکے اللہ سے ڈرو۔ (۲) الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ (سورہ نحل آیت ۱۰۶) ترجمہ: مگر وہ شخص کہ (جس کو مجبور کیا گیا ہو) دوسرے لفظوں میں جس پر زبردستی کی گئی ہو مگر اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔ (۳) وقد فصل لکم ماحرم علیکم الا ماضطررتم الیہ۔ (سورہ انعام آیت ۱۲۰) ترجمہ: اللہ نے تمہارے لئے حرام کی تفصیل بیان کردی ہے سوائے اس کے جس پر تم مجبور کئے جاؤ۔

ان آیات کا مفہوم کلی طور پر تقیہ کے وجوب پر دلالت کرتا ہے جب تقیہ کی ضرورت پیش آئے اور جان ومال کو خطرہ لاحق ہو۔ جیسے ہلاکت وبربادی وغیرہ تو عقل سلیم بھی ایسی مجبوری کے وقت تقیہ کے واجب ہونے کا حکم دیتی ہے۔

شیعہ تقیہ پر اپنے قول وفعل دونوں ہی سے عمل کرتے ہیں۔ بالخصوص خلافت کے سلسلے میں۔ تاکہ اپنے کو فتنہ اور اہانت سے بچا سکیں۔ لہٰذا وہ اپنا مذہب ظاہر نہیں کرتے اور غیروں سے اپنی مخالفت کا اظہار بھی نہیں کرتے ہیں تاکہ ان کی جان محفوظ رہے اور وہ اپنے مدمقابل کے انتقام سے بچے رہیں۔

تقیہ اہلبیت رسول اور ائمہ اطہار علیھم السلام کی سیرت رہی ہے جس کے

ذریعے سے انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے ماننے والوں کو نقصانات اور خطرات سے بچایا ہے۔ اور ان کی جان ومال کی حفاظت کا ذریعہ فراہم کیا نیز حالات کی درستگی اور آپس میں تفرقہ سے بچاؤ کا ایک آسان راستہ نکالا ہے تقیہ وہ طریقہ ہے جس سے شیعہ اثناعشری ہمیشہ پہچانے جاتے ہیں اور یہی وہ واحد طریقہ ہے جو شیعوں کو دوسرے اور فرقوں سے ممتاز کرتا ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ شیعہ اثناعشری اور ان کے رہنما ہر زمانے میں مسلسل آفتوں اور قید وبند کی مصیبتوں میں گھرے رہے اس کے برخلاف کئی اور قوم اور ان کے رہنما نے اس طرح کی مصیبتوں میں گھر کر زندگی نہیں بسر کی ہے لہٰذا شیعہ اور ان کے رہنما مجبور ہو کر بہت سے مقع پر تقیہ سے کام لیا اور خود کو اور اپنے اعمال وعقائد کو چھپا کر دشمنوں کے خطرات سے بچانا ضروری سمجھا ورنہ دینی اور دنیوی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا اس لئے شیعہ تقیہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ بات جاننا چاہئے کہ تقیہ کے واجب ہونے اور نہ ہونے کے شرعی احکامات فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں جن پر فقہاء شیعہ نے سیر حاصل بحث کی ہے۔

شیعہ اور بداء:

لفظ بداء، جب انسان کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی چیز کے متعلق ایک ایسی رائے پیدا کرے جس کا اظہار اس نے اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ (یعنی جس کام کو کرنے کا اس نے ارادہ کیا تھا اسے اپنے دوسرے ارادے سے بدل دیا) یہ بات واضح ہے کہ جب کبھی عالم احکام (یعنی قرآن وحدیث) میں تبدیلی واقع ہوئی ہے تو اسے نسخ کہا جاتا ہے اور جب کبھی عالم تکوین (یعنی کائنات) میں

تبدیلی اور تغیر رونما ہوتا ہے تو اسے بداء کہا جاتا ہے۔

حقیقت میں لوح کی دو قسمیں ہیں (۱) لوح محفوظ (یعنی ام الکتاب) جس میں تمام باتوں کا ذکر ہے اور جس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور سوائے خدا کے کسی کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ (۲) لوح محو ثبت۔ جس میں ان باتوں کا ذکر ہے جو سب کی سب مشروط ہیں اور جس میں مصلحتوں کی بنا پر تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں اس کا کچھ علم خدا کے خاص بندوں کو بھی ہے مگر وہ اس کے شرائط و موانع سے آگاہ نہیں ہوتے جیسے حضرت عیسیٰؑ یہ تو جانتے تھے کہ دلہن شب زفاف مرجائے گا مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے لئے صدقہ نہ دینا شرط ہے۔ اتفاقاً دلہن کی ماں نے صدقہ دے دیا اور وہ بچ گئی اور یہی بداء ہے اسی لئے بداء خدا کے لئے محال ہے کیوں کہ وہ پاک ذات جہل و نقص سے بری ہے اور شیعہ اثنا عشری اس معنی کو خدا سے نسبت نہیں دیتے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ گمان کرے کہ خدا نے کسی چیز کے بارے میں پچھتا کر اپنا نظریہ بدل لیا ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اور امام نے فرمایا: اس شخص سے بیزار ہوں جو یہ گمان کرے کہ خدا پہلے کسی چیز کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ اور اب چوں کہ جان گیا ہے لہٰذا اس نے اپنا نظریہ بدل دیا ہے۔ (اعتقادات صدوق)

بداء کا فائدہ: اس سے انسانوں کی آزائش ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم کے امتحانات اس کی واضح دلیل ہے اگر بداء نہ ہو تو دعا، تصدق، شفاعت و توسل اور انبیاء و اولیاء کی گریہ وزاری کے کوئی معنی نہیں ہیں ان حضرات کے حیران ہونے کا سبب وہ چھپا ہوا علم ہے جس کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور یہی بداء کا سرچشمہ ہے اور قرآن میں اکثر انبیاء علیھم السلام کے واقعات اس مسئلہ بداء پر شاہد ہے۔

شیعہ اور قضا و قدر:

عقیدہ جبر کے قائلین کہتے ہیں کہ خدا انسان (اور باقی موجودات) کے کام خود کرتا ہے۔ خدا ہی انسانوں کو گناہوں پر مجبور کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کو ان کے گناہوں کی سزا بھی دیتا ہے۔ خدا انسان کو اطاعت کرنے پر مجبور کرتا ہے اور پھر اس کو اطاعت کرنے کا انعام بھی عطا کرتا ہے چنانچہ عقیدہ جبر کے قائل کہتے ہیں کہ انسان کے کام تو خدا کرتا ہے۔ بس صرف کاموں کو انجام دینے کی نسبت انسان سے دی گئی ہے۔ کیوں کہ انسان کام کو انجام دینے کا ایک ذریعہ ہے۔

اس عقیدہ کے قائلین نے تو موجودات میں فطری سبب کے رشتے سے انکار کردیا۔ یہ گمان کرتے ہوئے کہ خدا پر ایمان رکھنے کا تقاضا ہی یہی ہے لیکن شیعہ عقیدے کے مطابق اگر کوئی ایسا سونچتا ہے تو وہ خدا کو ظالم قرار دیتا ہے اور خدا ہر ظلم سے بری ہے۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات جنہیں "مفوضہ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں خدا نے تمام اعمال انسان کو سونپ دیے ہیں اور ان اعمال سے اپنا ارادہ و اختیار اٹھالیا ہے۔ اس عقیدے کے پیروی کرنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ انسان کے اعمال کو خدا سے نسبت دینا گویا نقص و عیب کو خدا سے منسوب کرنا ہے جب کہ اعمال کا اصل سبب موجودات اور انسان ہیں حالانکہ تمام اسباب پہلے سبب (خدا) کی طرف پلٹتے ہیں (جو مسبب الاسباب ہے) شیعہ عقیدے کے مطابق جو شخص ایسا سونچے وہ خدا کو اس کی خود مختار سلطنت سے بے دخل کررہا ہے اور موجودات کو پیدا کرنے میں اس کے غیر کو اس کا شریک بنارہا ہے۔

لیکن شیعوں کا نظریہ:

حضرات ائمہ اطہار علیہم السلام کے اقوال کی روشنی میں نہ پہلا راستہ (جبر) صحیح ہے اور نہ دوسرا (تفویض) بلکہ صحیح ان دونوں راستوں کے درمیان کا راستہ ہے اور وہ اندونوں مذکورہ نظریات سے الگ ہے وہ اس درجہ باریک ہے کہ مجبّرہ، مفوضہ اور متکلمین میں سے مناظرہ کرنے والے بھی اس کو سمجھنے سے قاصر وعاجز ہیں۔ اور اسی ناسمجھی کی وجہ سے کچھ حضرات نے افراط اور کچھ نے تفریط کا راستہ اختیار کر لیا۔ اور علم وفلسفے کے صدیاں گذارنے کے بعد اس باریک راستہ کا انکشاف کیا جیسے "امیر المومنین" کہتے ہیں اس سلسلے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے درمیانیراستے کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: لا جبر ولا تفویض ولکن امر بین الامرین۔ (کتب تشیع ص ۴۷)

شیعہ اور شفاعت:

شفاعت ایک ایسا نظریہ ہے جس سے ہر خاص وعام آگاہ ہے جب کسی شخص کے جرم وگناہ کی بات اور اس کی سزا کا ذکر ہو اور کوئی شخص اس کے لئے کوشش کرے کہ اسے موت یا زندان سے نجات دلادے تو ایسے مواقع پر عوام الناس کہتے ہیں کہ فلا شخص نے فلاں کے حق میں شفاعت کی ہے۔ اور نبی اکرم یا ان کے علاوہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ دوسروں کے لئے اللہ سے دعا کریں اور ان کی بخشش وجملہ حوائج کے سلسلے میں گذارش کریں۔ بس معلوم ہوا شفاعت دعا کی ایک قسم کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ آیت میں موجود ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: من شفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا... الخ۔ ترجمہ: کہ جو شخص کسی کے لئے اچھی دعا کرتا ہے

تو اس دعا کرنے والے کا بھی اس میں حصہ ہوتا ہے اور نیشاپوری اپنی تفسیر میں سورہ نساء آیت فوق کے ذیل میں ذکر کرتے ہیں کہ مقاتل سے منقول ہے کہ "الشفاعۃ الی اللہ انما ھی الدعاء المسلم"۔ اللہ سے کسی مسلمان کے لئے طلب شفاعت کرنا صرف دعا ہے اس لئے نبی کریمؐ سے مروی ہے "من دع لاخیہ بظہر الغیب استجیب لہ وقال لہ الملک ولک مثل ذالک فذالک النصیب والدعوۃ علی المسلم بضد ذالک"۔ ترجمہ: جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے اور فرشتہ اس کے لئے کہتا ہے کہ اے دعا کرنے والے اس کے مثل تیرے لئلے بھی حصہ ہے اور اگر کوئی کسی مسلم کے لئے بد دعا کرے تو بھی وہ اس بد دعا میں حصہ دار ہوگا۔ جس چیز کی اس نے بد دعا کی ہے۔ اور شفاعت فقط زندہ شخص سے مخصوص نہیں بلکہ بعض مواقع پر شہداء ومرحومین سے بھی شفاعت طلب کی گئی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ پیغمبرؐ کے اصحاب نے آنخضرتؐ کی وفات کے بعد ان سے شفاعت طلب کی مثال کے طور پر (۱) ابن عباس کہتے ہیں: جس وقت حضرت علیؑ رسول اکرمؐ کے غسل وکفن سے فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ نے ان کے بند کفن کھول کر عرض کی "بابی انت وامی طبت حیا وطبت میتا... واذکرنا عند ربک" ترجمہ: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں حیات وممات میں آپ پاک وپاکیزہ ہیں ہمیں خدا کے پاس یاد فرمائیے گا۔ (۲) جس وقت رسول اکرمؐ کا وصال ہوا حضرت ابو بکر نے گھر میں ان کے بند کفن کو کھولا بوسہ دیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حیات وممات میں آپ پاک وپاکیزہ ہیں ہمیں اپنے خدا کے پاس یاد فرمائیے گا۔

ان روایتوں سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ شفاعت کرنے والے کی حیات و ممات یکساں ہوتی ہے۔ پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد ان کے اصحاب آنحضرتؐ سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔ اگر ان کی درخواست دعا صحیح ہے تو طلب شفاعت جو ایک قسم کی دعا کی درخواست ہے وہ بھی صحیح ہو گی۔

شیعہ اور عصمت:

انبیاء علیھم السلام کو عمدی وسہوی گناہوں سے معصوم (بری) سمجھنا شیعہ حضرات کے اہم عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے جیسے خود ائمہ اطہار علیھم السلام نے انہیں تعلیم دیا ہے انبیاءؑ کے لئے عصمت واجب و لازم ہے کیوں کہ وہ اللہ کی جانب سے اس کے بندوں پر حجت قرار دیے گئے ہیں اور انہیں شریعت کا محافظ اور اس کو قائم و نافذ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور انہیں امین وحی بنا کر بندگان خدا کے درمیان بھیجا گیا ہے (اور اسی طرح حضرت ائمہ معصومین علیھم السلام کو بھی معصوم ہونا چاہئے کیوں کہ یہ حضرات انبیاء کے مشن کی ترویج اور دین اسلام کو زندہ جاوید کرنے کے لئے ہمارے درمیان تشریف لائے۔) عصمت انبیاء کو ثابت کرنے کے لئے دو راستے ہیں: (۱) دلیل عقلی (۲) دلیل نقلی

دلیل عقلی: اگر حجت خدا خطا و نسیان سے منزہ نہ ہو تو وہ شریعت کا محافظ اور وحی کا امین نہیں بن سکے گا۔ کیوں کہ جب وہ خطا وہ سہو کرنے گا تو شریعت کو ضائع کر دے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حجت خدا محافظ شریعت ہے پس ضروری ہے کہ معصوم ہو (گناہگار و فاسق نہ ہو) اور وہ امین ہو اور جو خود امین نہ ہو وہ وحی پروردگار کا امین کیسے ہو سکتا ہے پس یہ بات ثابت ہے کہ اگر حجت امین ہے تو حتماً معصوم بھی ہے۔

دلیل نقلی:

سورہ نجم کی ابتدائی تیسری آیت میں ارشاد ہو رہا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ ترجمہ: اور رسول تو کلام ہی نہیں کرتا مگر جو اللہ یعنی اگر حکم خدا نہ ہو تو رسول اپنی خواہش سے کچھ بھی نہیں بولتا۔ اور اسی سورہ نجم میں دوسری جگہ ارشاد ہو رہا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ماضل صاحبکم وما غوی۔ یعنی تمہارا صاحب (محمد ﷺ) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بھکے۔ (سورۂ نجم آیت ۲)

قرآن کریم نے پیغمبرؐ کی اطاعت کو بطور مطلق واجب جانا ہے اور اس کی گواہ آیت قرآنی ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ ترجمہ: .... اطاعت مطلق ان سے اسی صورت میں صحیح ہے جب کہ وہ خدا ہو اور ان کی پیروی اطاعت خدا سے تضاد نہ رکھتی ہو ورنہ اطاعت مطلق کا حکم خدا کی جانب سے اور اطاعت مطلق ان لوگوں کی جانب سے جو معرض خطا اور انحراف میں ہوں تناقص کا سبب ہو گی۔ (سورۂ نساء آیت ۶۳)

قرآن کریم نے الٰہی منصب ان حضرات کے حوالے کئے ہیں جو ظلم و ستم میں آلودہ نہ ہوں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے جواب میں خدا نے فرمایا "لا ینال عھد الظالمین" ترجمہ: میرا عہدہ ظالموں تک نہیں پہونچے گا اور یہ بات بھی واضح ہے کہ گناہ کرنا خود اپنے نفس پر ظلم ہے اور ہر گنہگار قرآن کی زبان میں ظالم کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرات جس کو خدا نے منصب عطا فرمایا ہے وہ تمام ظلم و ستم سے مبرہ و منزہ ہیں۔

ان دلیلوں سے واضح ہو گیا کہ ظالم کبھی معصوم نہیں ہو سکتا اور اسی کے

برعکس کوئی معصوم ظالم نہیں ہو سکتا ہے۔

شیعہ اور ایمان ابو طالب علیہ السلام

یہ عجیب وغریب اور قابل افسوس بات ہے کہ دنیا نے محسن شریعت محافظ قرآن حضرت عمرانؓ ابو طالب علیہ السلام کو (معاذ اللہ) کافر کہہ دیا اور بعض بے انصاف مؤرخین نے ظلم کی قلم حسد کی روشنائی سے ایسی منحوس تاریخ تحریر کی کہ ہر اچھے کو برا اور ہر برے کو اچھا۔ ہر مومن کو کافر اور ہر کافر کو مومن لکھا۔ اور ان کے دلوں میں تعصب کا دریا موجزن رہا جس نے ان کو حضرت ابو طالبؑ کو کافر کہنے اور لکھنے پر مجبور کیا۔

عالم اسلام یہ بات ذہن نشین کر لے اور یہ میرا عقیدہ ہی نہیں بلکہ تمام اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ اگر محافظ قرآن واسلام کافر ہے تو پھر اس دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہیں ہے حضرت ابو طالبؑ کی دلیرانہ خدمات سے تاریخ اسلام کا ہر صفحہ مثل خورشید روشن ومنور ہے۔ پھر بھی بعض افراد سب سے زیادہ ایمان حضرت ابو طالبؑ پر بحث کرتے رہتے ہیں شیعوں کے پاس بحمد اللہ ہزاروں دلیلیں موجود ہیں جو حضرت ابو طالبؑ کے باایمان ہونے پر گواہ ہیں اور حضرت ابو طالب کا ایمان دلیلوں کا محتاج نہیں لیکن پھر بھی۔

(۱) قال رسول الله ﷺ: انا و کا الیتیم کہاتین فی الجنة ۔ترجمہ: حضرت نے اپنی دو انگشت جوڑ کر فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں دو انگشت کی مانند جنت میں رہیں گے۔

اس حدیث کو ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے ظاہر ہے۔ پیغمبر اسلام کے اس قول سے ہر یتیم کی کفالت کرنے والا مراد نہیں ہے بلکہ

بہت سے یتیم کی کفالت کرنے والے فاسق وفاجر بھی ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے۔
بس قرائن سے پتا چلتا ہے کہ سرور کائنات کے قول کے مصداق حضرت ابو طالبؑ ہیں اور ان کے جد بزرگوار حضرت عبد المطلب تھے۔ کہ جو پیغمبر اسلامؐ کی زندگی میں ان کے کھیل تھے جب کہ پیغمبر اسلامؐ مکہ میں یتیم ابو طالبؑ کے نام سے مشہور ہوگئے تھے۔ کیوں کہ حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد یہ کفالت کا عہدہ حضرت ابو طالبؑ کو ملا اور اس وقت آنحضرتؐ کی عمر مبارک ۸ر سال تھی۔

(۲) حضرت ابو طالبؑ کے ایمان پر روایتیں موجود ہیں۔ ایک روایت ہدیہ ناظرین ہے جس کو شیعہ اور سنی علماء کرام نے کئی طریقوں سے نقل کیا ہے۔ بعض نے اس طرح فرمایا کہ "آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے اور ان جملات کے ساتھ مجھے مبارک باد پیش کی "ان الله حرم على النار صلبا انزلك وبطنا حملك وثديا ارضعك وحجرا كفلك" ترجمہ: بے شک خداوند عالم نے جہنم کی آگ کو اس پشت پر جس میں آپ کا نور رہا۔ اس شکم پر جس نے آپ کو حمل کیا' اور ان پستانوں پر جن نے آپ کو دودھ پلایا اور اس گود پر جس نے آپ کی کفالت کی حرام قرار دی ہے ۔اور اسی طرح میر سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں، شیخ سلیمان بلخی حنفی نے ینابع المودۃ میں اور قاضی شوکانی نے حدیث قدسی میں اسی روایت فوق کو تھوڑا بہت تبدیلی سے نقل کیا ہے۔

پس اس طرح کی تمام روایتیں جو مختلف علماء کرام سے نقل ہوئی ہیں صرف اور صرف ایمان حضرت عبد المطلبؑ و حضرت ابو طالبؑ و حضرت فاطمہ بنت اسد پر دلالت کرتی ہیں جنہوں نے حضور سرور کائنات کی کفالت کی۔

(۳) ابن الحدید نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں چند اشعار حضرت ابو

طالب کی مدح میں تحریر کیے ہیں جس میں سے اختصار کی بناپر دوشعر پیش خدمت ہیں:

ولولا ابوطالب وابنه   لما مثل شخصا فقاما

فذالك بمكة اوصى وحامى   وهذا يثرب جش الحماما

ترجمہ کا خلاصہ پیش ہے۔ اگرچہ حضرت ابو طالبؑ اور ان کے بیٹے علیؑ نہ ہوتے تو دین اسلام پہچانا نہ جاتا۔ اور اس میں استقامت نہ ہوتی۔ حضرت ابو طالب نے آنحضرتؐ کو مکہ میں پایا اور ان کی حمایت کی اور ان کے بیٹے علیؑ نے ان کو مدینہ میں پایا اور ان کی حمایت کی۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۳۱۸)

(۴) حضرت ابو طالبؑ کے ایمان پر خود ان کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے اشعار شاہد ہیں ایک شعر ملاحظہ ہو:

يا شاهد الله على فاشهد   انى على دين النبى احمد

ترجمہ کا خلاصہ: اے اللہ کی گواہی دینے والے اس بات کی گواہی دے کہ میں دین محمد ﷺ پر ہوں۔

(۵) شیعوں کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالبؑ باایمان دنیا سے رخصت ہوئے "انه قد آمن بالنبى فى اول الامر"، بتحقیق کہ حضرت ابو طالبؑ اول امر میں حضرت محمدؐ پر ایمان لائے اور یہی نہیں بلکہ شیعہ معتقد ہیں کہ صرف حضرت ابو طالبؑ ہی نہیں بلکہ تمام بنی ہاشم اور ان کے بھائی حضرت حمزہ وعباس نے کبھی بت پرستی ہی نہیں کی۔ انه لم يعبد صنما قط بل كان من اوصياء ابراهيمؑ"، بتحقیق کہ حضرت ابو طالبؑ نے ہرگز بت پرستی نہ کی بلکہ وہ اوصیاء حضرت ابراہیمؑ میں سے تھے۔ اور یہ عبارت فوق فقط شیعوں نے نہیں بلکہ اہل سنت کے بھی بعض علماء کرام نے تحریر کی ہیں۔

ابن کثیر نے جامع الاصول میں تحریر کیا ہے "وما اسلم من اعمام النبى غير حمزة وعباس وابى طالب عند اهل البيت عليهم السلام" ترجمہ: پیغمبر اسلامؐ کے تمام چچا میں سے اہل بیت کے نزدیک بجز حمزہؓ۔ عباسؓ وابو طالبؑ کوئی اسلام نہیں لایا۔

ان تمام دلیلوں سے ایمان ابو طالبؑ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے۔

شیعہ اور اتحاد

یہ بات شاید مسلمانوں کے علم میں نہیں ہے کہ شیعہ حضرات ہمیشہ اور ہر دور میں صلح وانصاف پسند رہے ہیں کبھی بھی کسی فرقے کو اس طرح اتحاد کرتے نہ ہی دیکھا گیا اور نہ ہی سنا گیا۔ یہ شیعہ حضرات ہی ہیں جنہوں نے ائمہ معصومین علیہم السلام کی حیات مبارک سے آج تک بے شمار قربانیاں پیش کیں ان کے خون سے گارہ بنا اور اکثر اولاد رسولؐ دیواروں میں چن دیے گئے۔ حد تو یہ ہے کہ اس فرقہ کو ماننے والوں کو نذر آتش کیا گیا اور انہیں دار ورسن پر معراج مل گئی۔ مگر ایسی حالت میں بھی انہوں نے اتحاد کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑا۔ اور تاریخ کے اوراق اس بات کے گواہ ہیں کہ جتنا اس فرقے کے ماننے والوں پر ظلم وستم ہوا تاریخ اسلام میں اس سے زیادہ ظلم کسی فرقہ کے ماننے والوں پر نہ ہوا۔ پھر بھی شیعوں نے اتحاد کا نعرہ بلند کیا۔

شیعوں کی صلح وانصاف پسندی اور اتحاد کو ثابت کرنے کے لئے چند تاریخی حقائق پیش خدمت ہیں ملاحظہ ہو:

(۱) حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کے بعد فقیہ شیعہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید مرتضیٰؒ نے فقہ مذاہب اسلامی پر ایک کتاب بنام "انتصار" تحریر

فرمائی۔

(۲) فقیہ شیعہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰؒ نے عباسی دور میں چاروں مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کتاب بنام "خلاف" تحریر فرمائی۔

(۳) فقیہ شیعہ حضرت آیۃ اللہ علامہ حلیؒ نے بھی ایک کتاب بنام "تذکرہ" تحریر فرمائی۔

(۴) فقیہ سعید حضرت آیۃ اللہ شہید قاضی نور اللہ شستریؒ جو ہندوستان میں فقہ و دیگر علوم کا مذاہب خمسہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درس دیا کرتے تھے اور آخر میں اپنے محکم اور قوی دلیلوں سے فقہ امامیہ اور ان کے عقائد کو واضح اور روشن کرتے تھے۔ اسی جرم میں انہیں قتل کر کے نذر آتش کر دیا گیا۔

(۵) اور اس دور حاضر میں بھی فقیہ شیعہ حضرت آیۃ اللہ شیخ محمد جواد مغنیہ نے ایک کتاب بنام "الفقہ علی مذاہب الخمسہ" تحریر فرمائی ہے۔

(۶) ان چودہ سو سالوں کے طولانی عرصے میں کوئی برادر اہل سنت کسی شیعہ مجتہد کا ایک فتویٰ ایسا دکھادے کہ جس میں اس مجتہد نے کسی اہل سنت کے قتل کا فتویٰ دیا ہو۔ ہرگز نہیں۔

(۷) یا کوئی برادر اہل سنت کسی شیعہ مفتی کا ایک فتویٰ بھی ایسا دکھادے جس میں فتویٰ دیا گیا ہو کہ اہل سنت کا مال حلال ہے اور اسے تباہ و برباد کرنا جائز ہے۔

(۸) ایک برادر اہل سنت یہ آزادی رکھتا ہے کہ شیعہ حضرات کے کسی بھی مسجد یا مقدس مقامات پر آئے جائے اور اپنے عقیدے کے مطابق اپنے اعمال اور عبادات انجام دے یا کوئی بتادے کہ کسی برادر اہل سنت کو کسی شیعہ نے اپنی مسجد سے بھگایا ہو۔

(۹) شیعوں کی اہم ترین کتابوں میں سے ایک کتاب "وسائل الشیعہ" ہے جس میں تقریباً ۳۰ حدیثیں نقل کی گئی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بھی شیعہ چاہے تو کسی اہل سنت امام جماعت کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (شیعہ می پرسد ص ۴۸)

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود شیعہ مظلوم ہیں اس لئے کہ حق گو ہیں یہ متعدد حقیقتیں جن کا میں نے ذکر کیا ان کا برعکس اکثر دیکھنے اور سننے میں آتا ہے لہٰذا میں تمام برادران ایمانی سے التماس کرتا ہوں کہ وہ مکتب جعفری کا مطالعہ بغور انجام دیں انشاءاللہ حق واضح ہو جائے گا۔

شیعوں پر ناروا تہمتیں

علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ ص ۹۲ میں لکھا ہے "حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ خدا کی بارگاہ میں اس طرح پہنچیں گے کہ وہ لوگ خدا سے راضی ہوں گے اور خدا ان سے راضی ہوگا۔ اور تمہارا دشمن غصہ میں بھر آئے گا اور اس کے ہاتھ پیر گردن سے بندھے ہوں گے "اس حدیث کے بعد ابن حجر لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے شیعہ اہل سنت ہیں پھر اسی صفحہ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "اما الرافضة والشيعة ونحو هما اخوان الشياطين" اس کے بعد آگے لکھتے ہیں "هم شيعة ابليس فعليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين" اور اسی طرح ان کی پوری کتاب گالیوں سے بھری ہے۔ علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء ص ۳۱ پر لکھتے ہیں فلعن اللہ الرافضہ یعنی خدا رافضیوں پر لعنت کرے۔

امام فخر رازی اپنی کتاب اکمال الدین میں لکھا ہے "اخرج البیهقی عن

الشافعی قال مامن اهل الهواء اشد زورا من الرافضة و کان اذاذ کرهم ما بهم اشد العیب“ ترجمہ: یعنی بیہقی امام شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی گمراہ فرقہ شیعوں سے زیادہ جھوٹا نہیں ہے اور جب امام شافعی شیعوں کا ذکر کرتے تھے تو ان کو سخت سے سخت عیب لگایا کرتے تھے۔

شیعہ اور علوم قرآن:

(۱) سب سے پہلے جس طرح قرآن نازل ہوا اسی طرح اس کو ترتیب دینے والے ”امام الشیعہ حضرت علی بن ابی طالب کی ذات گرامی ہے

(۲) سب سے پہلے تفسیر قرآن لکھنے والے شیعہ ”سعید بن جبیر تابعی“ ہیں۔

(۳) سب سے پہلے علم قرأت میں کتاب تصنیف کرنے والے شیعہ ”ابو سعید امان بن تغلب ربعی ہیں۔

(۴) سب سے پہلے نقطہ واعراب قرآن میں کتاب لکھنے والے شیعہ ”ابو الاسود“ ہیں۔

(۵) سب سے پہلے فضائل قرآن میں کتاب تحریر کرنے والے شیعہ ابی بن کعب انصاری ہیں۔

شیعہ اور علم حدیث:

(۱) سب سے پہلے حدیث کی کتاب لکھنے والے شیعہ ”علی بن ابو رافع“ ہیں جو اصحاب حضرت علی علیہ السلام میں سے ہیں۔

(۲) سب سے پہلے جس نے حدیث کو ایک باب اور ایک عنوان سے صحابہ شیعہ سے جمع کیا وہ ابو عبداللہ سلمان فارسی وابوذر غفاری ہیں۔

(۳) سب سے پہلے جس نے علم رجال میں احادیث اور راویوں کے حالات تحریر کیے ”ابو عبداللہ محمد بن خالد برقی قمی“ جو اصحاب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے۔

شیعہ اور دیگر علوم:

(۱) سب سے پہلے جس نے علم فقہ میں کتاب تصنیف کی ”علی بن ابو رافع“ آزاد کردہ پیغمبر اسلامؐ۔

(۲) سب سے پہلے جس نے علم کلام میں کتاب تدوین کی ”عیسی بن روضہ تابعی امامی ہیں

(۳) سب سے پہلے جس نے علم اصول فقہ کے مسائل کو واضح کیا ”امام محمد باقر علیہ السلام وامام جعفر صادق علیہ السلام۔

(۴) سب سے پہلے مکارم اخلاق پر کتاب لکھنے والے ”حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

(۵) سب سے پہلے علم معانی، بیان، فصاحت وبلاغت میں جس نے کتاب تحریر کی ”ابو عبداللہ محمد بن عمران بن موسیٰ بن سعید بن عبداللہ مرزبانی خراسانی بغدادی“ ہیں۔

(۶) سب سے پہلے علم عروض کو وضع کرنے والے ”خلیل بن احمد“ ہیں۔

(۷) سب سے پہلے علم نحو کو وضع کرنے والے مولاء کائنات حضرت علی

بن ابی طالبؑ ہیں۔

شیعوں پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض: حدیث ثقلین "انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی واهل بیتی" یہ فقط شیعوں کی ساختہ وپرداختہ حدیث ہے اہل سنت کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ہے؟

جواب: اہل سنت کی چند معتبر کتب کے نام مع صفحہ نمبر حاضر خدمت ہیں جن میں یہ حدیث ثقلین موجود ہے۔

۱۔ مسلم بن حجاج نے اپنی کتاب صحیح مسلم ج۷، ص۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

۲۔ نسائی نے کتاب خصائص ص۳۰ پر ذکر کیا ہے۔

۳۔ امام احمد بن حنبل نے کتاب مسند ج ۳ ص ۱۷۔ ۱۴ اور ج ۵۔ ۴ میں بھی ذکر کیا ہے۔

۴۔ سلیمان حنفی نے کتاب ینابیع المودۃ میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔

۵۔ حاکم نے کتاب مستدرک ج۳ ص۱۴۸۔ ۱۰۹ پر ذکر کیا ہے۔

۶۔ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں ذکر کیا ہے۔

۷۔ امام فخر رازی نے اپنی تفسیر ج۳ ص۱۸ ضمن آیت اعتصام ذکر کیا ہے۔

اعتراض: اگر شیعوں کے بارہ امامؑ من جانب اللہ ہیں تو ان کا نام قرآن میں کیوں نہیں آیا۔ قرآن میں ان کا نام مکتوب نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات من جانب اللہ نہیں ہیں اور پھر ان کی اطاعت بھی واجب نہ ہو گی؟

جواب: یہ بات بعض کج فکر افراد کے ذہن میں فطور پیدا کرتی رہتی ہے کہ آخر اگر بارہ امامؑ من جانب اللہ ہوتے تو ان کی اطاعت بھی واجب ہوتی چونکہ ان کا نام

قرآن میں نہیں آیا اس لئے وہ من جانب اللہ نہیں ہیں اور ان کی اطاعت بھی واجب نہیں ہے۔ معترض شاید علوم قرآن سے نابلد ہیں اور ان کی قرآن سے کوئی آشنائی نہیں ہے۔ قرآن وہ محکم آسمانی کتاب ہے جس میں تمام امور مجمل ومختصر بیان کئے گئے ہیں تمام کلیات کو قرآن نے بیان کیا اور جزئیات کو "خود قرآن کے مطابق" پیغمبر اسلامؐ بیان فرمائیں گے۔ ما اتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا یعنی جو کچھ رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے پرہیز کرو۔ لہٰذا تمام احکام اور اسلامی قوانین عبادت سے لے کر دیانت تک جس میں بھی غور وخوض کریں گے تو ہمیں ملے گا کہ قرآن میں فقط کلیات کا ذکر ہے اور اس کی شرح پیغمبر اسلامؐ کے ذمہ ہے اور اگر فقط لوگ ائمہ علیہم السلام کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں اس لئے کہ ان کا نام قرآن میں صراحتاً نہیں ہے تو وہ حضرات مجھے بتائیں کہ دین اسلام نے مسلمانوں کو درس دیا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت خاتمؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ آئے۔ لیکن جب بھی ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں پورے قرآن میں ۲۷ یا ۲۸ انبیاءؑ کے اسماء ملتے ہیں اور تقریباً ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو بہتر انبیاءؑ کے اسماء نہیں ملتے بس جو لوگ بارہ اماموں کے نام قرآن میں تحریر نہ ہونے کی وجہ سے ان کی اطاعت ومحبت سے روگردانی کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ ۲۸ انبیاء کے علاوہ باقی تمام انبیاءؑ پر سے اپنا ایمان وعقیدہ ختم کر لیں کیونکہ ان کا نام بھی قرآن میں صریحاً نہیں ہے۔ اور مزید انہیں چاہئے کہ تمام احکام وعبادات کو چھوڑ دیں کیونکہ ان کے جزئیات کا قرآن میں ذکر نہیں ہے۔ (سورۂ حشر آیت ۷)

اعتراض: خطبۂ شقشقیہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کا نہیں ہے بلکہ سید رضی نے خو

دگڑھ کران کی طرف منسوب کر دیا ہے؟

جواب: یہ اعتراض کر کے معترض نے خود اپنے کم علمی اور کوتاہ نظری کا ثبوت دیا ہے اور افسوس ان علماء و مصنفین کے علم و مطالعہ پر جنہیں خود اپنی ہی کتابوں کے بارے میں معلوم نہیں کہ اس میں کیا تحریر ہے اگر معلوم ہوتا تو شاید وہ یہ اعتراض نہ کرتے۔ دراصل یہ خطبہ مولانا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کا ہے جس پر مشہور علماء متقدمین و متاخرین نے گواہی دی ہے۔

۱۔ عزالدین عبدالحمید بن ابی الحدید۔

۲۔ شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصر۔

۳۔ شیخ محمد خضری نے محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ ص ۱۲۷ پر نقل کیا ہے اور اس کی شرح بھی تحریر کی ہے۔ چالیس سے زیادہ علماء شیعہ و سنی نے شرح نہج البلاغہ تحریر کی ہے جس میں کسی ایک نے بھی اس خطبہ پر اعتراض نہیں کیا ہے۔

اعتراض: شیعہ قائل ہیں کہ وحی کا نزول پیغمبر اسلامؐ پر غلطی سے ہو جاتا تھا دراصل وحی حضرت علیؑ پر نازل ہونا چاہئے تھی؟

جواب: یہ دراصل شیعوں پر سراسر تہمت ہے در حقیقت دل میں قدیمی بغض و عناد رکھ کر کل تک شیعوں کو قتل کیا گیا' جلایا گیا اور دار و رسن کے حوالے کر دیا گیا۔ عصر حاضر میں جب لوگ زیادہ اپنے ان قدیمی کاموں کو انجام دینے سے معذور ہوئے تو تہمتیں لگا کر دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ اگر کوئی انصاف پسند شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ کرے تو وہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ سراسر تہمت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دنیا جانتی ہے قرآن رسولؐ پر نازل ہوا اس اعتراض کے کچھ عرصہ بعد یہ بات خود ایک مصر کے دانش مند جو ایک نمائندے کی حیثیت سے واشنگٹن میں مقیم تھے ان پر واضح ہو گئی اور انہوں نے ایک شیعہ عالم دین کو بتایا کہ میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا خصوصاً ملل و نحل کا تو مجھے معلوم ہوا وہ فرقہ شیعہ نہیں کوئی اور ہے جو وحی کے مسئلہ کو حضرت علیؑ سے مخصوص جانتا ہے۔ (شیعہ و تہمت ناروا) ص ۲۶

منابع وماخذ

قرآن مجید۔ ترجمہ آیۃ اللہ سید فرمان علی مرحوم

الف

اعقادات صدوق .... شیخ صدوق

آئین وہابیت .... آیۃ اللہ جعفر سبحانی

ب

بحار الانوار .... علامہ مجلسیؒ

ت

تفسیر المیزان .... علامہ طباطبائی

تفسیر نمونہ .... آیۃ اللہ مکارم شیرازی

ث ج ح

خ

خصال .... شیخ صدوق

د ذ ر

رجعت از دیدگاہ کریمہ اہل بیتؑ

رجعت از دیدگان عقل، قرآن سنت .... حسن طاہری

ز س ش

سنن ترمذی

شیعہ چہ می گوید .... سراج انصاری

شیعہ اثنی عشری در اسلام .... محمد حسن کاشانی

شیعہ .... سید امیر محمد کاظم قزوینی

شیعہ و تہمت ناروا .... محمد جواد بشری

شیعہ می پرسد .... محب الاسلام

شبہای پیشاور .... سلطان الواعظین

ص

صفات شیعہ .... شیخ صدوق

الصارم المسلول

صحیح مسلم .... مسلم بن حجاج

الصواعق محرقہ .... ابن حجر مکی

ض ط ظ

ع

عقد الدرر

غ ف

فضائل شیعہ .... شیخ صدوق

فرہنگ نوین .... سید مصطفےٰ طباطبائی

فرہنگ جامع .... انتشارات

الفرقۃ الناجیہ فی الاسلام .... آیۃ اللہ سید علی الرضوی قمی گوپالپوری

الفتوی الحدیثیہ

ک

کشف الارتیاب

ل

لغت القاموس .... وحید الزمان

لغت المنجد .... ناشر دار اشاعت

لغۃ فرہنگ نو .... انتشارات

لغت قاموس .... فیروا

م

معجم المفہرست .... محمد جواد عبد الباقی

مفردات راغب .... راغب اصفہانی

مذہب اہل بیت .... الشیخ محمد مرعی الحلبی

مناقب خوارزی .... آیۃ اللہ رضا مظفر

مہدی موعود .... علی دوانی

معالم سنن

مناقب ابی مغاذلی .... ابن مغاذلی

مقمدہ بن خلدون .... ابن خلدون

مجمع البحرین .... طبری

الملل والنحل .... شہرستانی

ن

نہج البلاغہ .... حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

نہایۃ بن کثیر .... ابن کثیر

و ہ

ی

یاد مہدی .... انتشارات

ینابیع المودۃ .... سلیمان حنفی

عباسؑ بک ایجنسی کی اردو مطبوعات

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب
(قسم اوّل جلی حروف رنگین) ۱۷۰/=

صحیفۂ کاملہ (جلی حروف)
مترجمہ مولانا محمد ہارون صاحب زنگی پوری ۷۵/=

وظائف الابرار (جلی حروف) مولانا فرمان علی صاحب ۵۵/=

استعاذہ دست غیب شیرازی ۴۰/=

توبہ " " ۱۸/=

تربیت اولاد مولانا جان علی شاہ کاظمی ۲۵/=

اولین موذن اسلام حضرت بلال سعید عین آبادی ۵/=

جناب فضہ راحت حسین ناصری ۷/=

مجالس عظیم مولانا سید کلب عابد صاحب ۲۵/=

سیرت امیر المومنین (جلد اول) صفحات ۷۲۰ ۱۲۰/=

سیرت امیر المومنین (جلد دوم) صفحات ۳۶۸ ۷۵/=

حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت فروغ کاظمی ۴۵/=

الخلفار (حصہ اول و دوم) " " ۱۰۰/=

تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار شیخ صدوق علیہ الرحمہ ۵۰/=

تفسیر کربلا فروغ کاظمی ۷۰/=

عرفان امامت (حالات امام زمانہ) ظفر عباس کشمیری ۷۰/=

آل محمدؐ کا دیوانہ بہلول دانا سیدہ عابدہ نرجس ۲۰/=

درگاہ حضرت عباسؑ تاریخ کی روشنی میں
مرتبہ حسن لکھنوی ۲۵/=

البیان (تفسیر سورۂ حمد) سید ابو القاسم الخوئی ۳۰/=

حیات القلوب (تین جلدیں) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
مکمل سیٹ ۵۰۰/=

ادم اور علیؑ سید محمود گیلانی (سابق اہل حدیث) ۸/=

ایلیا " " " " " ۱۲/=

اہل ذکر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی ۴۰/=

انتقام خونیں یا خروج مختار سید محمد علی افجای ۱۰/=

انسان معاصر اور قرآن علامہ طالب جوہری ۶۰/=

حقیقت دین (مجموعہ مجالس، کراچی) مولانا کلب صادق، مجلد ۸۰/=

خاندان رسالت (مجموعہ مجالس، بمبئی) مولانا مرزا محمد اطہر ۸۰/=

اسلام کا نظام خانوادگی مولانا سعید اختر صاحب ۳۰/=

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب
(قسم دوم جلی حروف سادہ) ۱۳۰/=

صرف ایک راستہ عبد الکریم مشتاق (پاکستان) ۷۰/=

حقائق القرآن امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۴۰/=

وظائف القرآن (آرٹ پیپر رنگین) ۳۵/=

علوم القرآن مولانا سید محمد ہارون صاحب ۳۰/=

قرآن اور سائنس مولانا سید کلب صادق صاحب ۴۰/=

قرآن اور جدید سائنس مورس بوکائی ۳۰/=

امامیہ نماز با تصویر ۲۵/=

اسلام اور جنسیات ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی ۳۰/=

کائناتِ روش مراثی باقر علی خاں روش لکھنوی ۲۰/=

اسلام اور عزاداری (مجموعہ مجالس کراچی)
طاہر جرولی صاحب ۲۵/=

منازل آخرہ (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟)
شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ ۳۰/=

اٹھو! خونِ حسینؑ کا انتقام لو سیدہ عابدہ نرجس ۳۵/=

مولا علیؑ کوثر نیازی (پاکستان) و سید کلب صادق صاحب ۴۰/=

خطبات حضرت زینبؑ علامہ ابن حسن نجفی ۲۰/=

گناہانِ کبیرہ (مکمل سیٹ دو جلدوں میں) دستغیب شیرازی ۳۰۰/=

قلبِ سلیم (اول، دوم و سوم مکمل سیٹ ایک جلد) " " ۱۲۵/=

خطبات نماز جمعہ مولانا سید کلب صادق، مرتبہ سید علی عباس ۷۰/=

حیات بعد از موت الحاج امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۳۵/=

مجالس اجتہادی علامہ نصیر اجتہادی (پاکستان) ۴۵/=

معجزہ اور قرآن (مجموعہ مجالس) ضمیر اختر نقوی (پاکستان) ۱۰۰/=

بحار الانوار (جلد ۱/۲) حالات امام حسینؑ و واقعات کربلا علامہ مجلسیؒ زیر طبع

تفسیر اسلام (ابتدائے آفرینش سے ظہورِ امام تک کے
مصدقہ و مکمل حالات) فروغ کاظمی ۲۵۰/=

فتنۂ وہابیت (وہابیت کی مفصل و مکمل تاریخ) " " ۷۰/=

الامام (بجواب المرتضٰی) مولانا ادیب الہندی صاحب ۵۰/=

روحوں کا سفر آقائے سید حسن نجفی، قوچانی ۲۰/=

تعقیبات نماز (بڑی سائز) مع دعائے عہد وغیرہ ۲۵/=

زادِ آخرت (منتخب تعقیبات ۱۰/=